مجموعہ صفات انسانی

جسکو

لالہ لعل جی صاحب اہلمد گنڈہ بہرام گھاٹ ضلع نوابگنج بارہ بنکی

ساکن قصبہ کاکوری نے سری بید بیاس جی کی پورانون سے انسان

کی صفات کو باب بین باعانت سری مہاراج پنڈت رام چرن جی صاحب

ساکن گنیش پور بہرام گھاٹ کے ترجمہ فرمایا اور واسطے استفادۂ عام

کے شائع کیا

ماہ مئی ۱۸۷۷ع

مطبع منشی نول کشور مقام لکھنؤ مین چھپا

نمبر شمار	خلاصہ مضمون
	جو اپنے ارادہ میں بڑا اختیار رکھتے تھے۔
۲۴	باب بست و سوم صفت تمیز جسمین مہاراجہ امبریکھہ کا ذکر ہے جو ایکدن ساٹھہ کروڑ گو دین لیکر بیکنٹ ثبیت کا لوازم سب کا بنا لیا تھا۔
۲۵	باب بست و چہارم صفت خوبصورتی جسمین راجہ پورورا کا ذکر ہے جو اوربسی اپسرا نی دیوتا ونکو چھوڑ کر اسکا ساتھ کر لیا تھا۔
۲۶	باب بست و پنجم صفت مستقل مزاجی جسمین مہاراجہ کوبلیاشن کا ذکر ہے جو ہونہار دالون کی لڑائی مین بتیس ہزار نو سو ستانوے لڑکے جل گئے تھے اور راجہ بدون مارے اوسکے نہ ہٹے۔
۲۷	باب بست و ششم صفت نرم دلی جسمین مہاراجہ اتتھہ جی کا ذکر ہے جو گودین نہین و ناتھی تھے اور بیلون سے کام نہین لیتے تھے اور طوطا مینا وغیرہ کو چھوڑ دیا۔
۲۸	باب بست و ہفتم صفت اولوالعزمی جسمین مہاراجہ پربہرت کا احوال ہے جو رتھہ بنا کر اپنے بیابان کا مٹایا اور دوسرا ذکر مہاراجہ پرتھو کا ہے جو تمام زمین برابر کے وش طرحکی آبادی ایجاد کی اور ہر ایک کا پیشہ جدا جدا مقرر کیا اور تیسرا ذکر مہاراجہ پرچین برہیہ کا ہے جو تمام زمین جگ کر ڈالے اور چوتھا ذکر راون کا ہے جو چوبیس نرک چھوڑا ڈالے اور بمان پر سواری کی اور پانچوان ذکر بیوس سوت منو کا ہے جو الکاپوری سے سرجوجی کو منگایا اور چھٹوان ذکر مہاراجہ ریوت کا ہے جو سمندر پٹوا کر دوارکاپوری کو بنایا اور ساتوان ذکر مہاراجہ مرت کا ہے جسکا جگ مین اندر وغیرہ دیوتا آہوت لینے سے عاجز ہو گئے اور برہمنون سے دچھنا اوٹھائی نہ اوٹھا اور آٹھوان ذکر مہاراجہ انسومان و دلیپ و بھاگیرتھہ کا ہے جو اپنے بزرگان اور تمام دنیا کی موکت کیواسطے سورگ لوک سے گنگا جی کو لائے اور نوان ذکر مہاراجہ بھرتھہ چندبنسی کا ہے جو چار دانت والے ہاتھی سورگ سے لا کر اکیس ہزار برہمنون کو فی برہمن چودہ لاکھہ تیرہ ہزار ایک سو اکیانوے دیے۔
۲۹	باب بست و ہشتم صفت عاجزی جسمین مہاراجہ انسومان کا حال ہے جو کپل دیوجی نے اسکے ادب سے خوش ہو کر گھوڑا دیدیا۔

خلاصہ مضمون	نمبر شمار
باب سی و ہشتم ۳۸ صفت عزت داری جسمین مہاراجہ پورکی کا حال ہے جو دیوتاؤن کے بادشاہ اندر اپنے اوپر سوار کر کے اسمان مین لے گئے۔	۳۸
باب سی و نہم ۳۹ صفت خوش خلقی جسمین مہاراجہ امریکہ کا حال ہے کہ ہر شخص اسکے اخلاق سے انکو چھوڑ کر سورگ مین جانا نہین چاہتا تھا۔	۳۹
باب چہلم صفت مہمان نوازی جسمین مہاراجہ شیو کا حال ہے جو اندر اور اگن دیوتا کے امتحان لینے پر کبوتر کی عوض مین اپنا گوشت جسم کا کاٹ کر پلڑے اوپر چڑھایا اور آخر کار پلڑے پر خود بیٹھ گئے کہ سب جسم لے لے اور دوسرا ذکر مہاراجہ میوردہج کا ہے جو برہمن کے مانگنے پر آرہ سے اپنا جسم چھاتی تک چیر دادیا۔	۴۰
خاتمہ پستک کا ذکر کہ سمت ۱۹۳۰ شاکے وہ صاحب ناگر برہمن کہیالال جی ساکن کاکوری نے لکھا	۴۱

श्री रामो जयति

दोहा

राम चन्द्र की जय जहां चालिस गुण सब काल ॥ पाप विहङ्गम बधिक बर जासु नाम कलि काल १ चारि उपर चालिस द्वि-गुण लाख योनि संसार । रच्यो विधाता मिलत नहिं तिन को वारापार २ तिन मह नर सुरविधा भए विविध भांति गुण पाइ । तिन माधि जो नर पति भए सो नहिं बरनि सिराइ ३ एक एक गुण लै कहो कुछ नर पति द्युति हास । कमल नाभ रघुनाथ जी भूलत्न करहिं प्रकास ४ लाख जीव मुंषी रच्यो यह नर देव विलास मुदित होंइगे साधु लखि खल करिहैं उपहास ५

منگلاچرن تحریر فرمودہ پنڈت رام چرن جی صاحب

رام چندر کے جے جہان چالس گن سب کال
چار اوپر چالس دگن لاکھ جون سنسار
تن مہہ نر سر کھیا بھیو بیدہ بہانت گن پائے
ایک ایک گن لے کہیو کچھ نرپت اتہاس
لال جیو منشی رچیو یہہ نر دیو بلاس

پاپ بہنگم بدہک بر جاسو نام کل کال
رچیو بدہاتا ملت نہہ تنکو وار ا پار
تن مدہ جو نرپت بہئے سو نہین برن سرائے
مدت ہونگے سادہ لکھ کھل کرہین اپہاس
کمل نابہ رگھناتہ جی [illegible]

ارتھ

شعر رام چندر کی جے کیسے ہین رام جی کہ جنمین چالیس گن ہمیشہ قایم رہتے ہین اور جنکا نام کل جگ مین پاپ کی چڑیون کا مارڈالنے والا ہے ۔ اس سنسار مین برہما جی نے چوراسی لاکھ جون کو پیدا کیا جنکی تعداد معلوم نہین ہوسکتی ۔ اونمین آدمی افسر ہوئے طرح طرح کے گن سب سے زیادہ پائے اور آدمیون مین افسر جو راجہ ہوئے ہین اونکی تعداد شمار مین نہین آسکتی ہے ۔ لیکن ایک ایک گن راجون کا لیکر کچھ راجون کا حال لکھا ہے اسکو دیکھ کر اچھے لوگ خوش ہونگے اور نالایق مذاق کرینگے ۔ لال جی منشی نے

سبھہ یعنی دلخوشی	سبل یعنی مروت	پرسری یعنی عاجزی	پراکرم یعنی اولوالعزمی	نادر دیئے یعنی نرم دل
استھیرج یعنی توکل	گانبھیرج یعنی زن داری	جت یعنی حصول انعامات	بل یعنی تیزی اعضائی	اوج یعنی صحت حواس
سرن یعنی مہمان نوازی	انہنکرت یعنی خوش خلقی	مان یعنی آبرو داری	کیرت یعنی ناموری	استگھم یعنی اعتبار

باب اول صفت راستی میں

راستی پچ سچ کو کہتے ہیں یعنے جو کہے وہی کرے قول اور فعل میں فرق نہ پڑے چاہے جیسے تکلیف اٹھانی پڑے

ذکر مہاراجہ بل دہرمی راجہ کا ۔

یہہ مہاراجہ بیروچن کے بیٹے جسوقت مہاراجہ بل تخت نشین ہوئے علاوہ اپنی سلطنت کے دیوتاؤں اور اونکی راج لیکر اونکو نکال دیا اور خود اندرپوری میں راج کرنے لگے اسمیں مدت گذر گئی کہ دیوتاؤنکا ٹھکانا کہیں نہ لگا تب کشپ جی کے گہر میں ہری پرمیشر نے باون روپ ہوکر اوتار لیا اور نربدا ندی کے کنارے پر جہان راجہ بل جگ کرتے تھے آ کر کھڑے ہو گئے راجہ بل نے برہمن کا لڑکا جان کر بہت خوشی سے کہا کہ مہاراج میرے پاس آپ جگ میں آئے ہو جو کچھہ ہاتھی گھوڑے رتھہ مکان زمین وغیرہ مانگنا ہو سو مانگئے تو میں اوسکی تعمیل کروں باون جی نے کہا کہ ہاتھی گھوڑے رتھہ مکان مجھکو درکار نہیں ہیں کیونکہ فقیر کو بہت سامان جمع کرنا نچاہئے جتنے میں اوسکا مطلب ہو جاوے اوسیقدر مانگنا چاہئے اور جو فقیر ضرورت سے زیادہ مانگتا ہے اوسکو پرمیشر سے سزا ملتی ہے میں اکیلا ہوں مجھکو تین قدم زمین اپنے قدموں سے ناپکر دیجئے وہ آپ دیجئے اوسمیں میرا مطلب ہو جاویگا راجہ بل نے کہا کہ برہمن کومار آپکی بات بہت بوڑہوں کیسی ہے پنڈتوں کی ایسی اولاد ہے مگر مجھکو افسوس ہے کہ آپ اپنے مطلب حاصل کرنے میں بالکل نادان ہو کہ مجھہ سے صرف تین قدم زمین مانگی ہے میں دیپ کا دینے والا راجہ ہوں اور جو سائل میرے پاس آتا ہے اوسکو پھر دوسری جگہہ سوال کرنا نہیں پڑتا ہے اور میں کسی سائل سے ناخوش نہیں کرتا ہوں باون جی نے کہا کہ راجہ آپ سچ کہتے ہو جو کوئی تپی ہوتا ہے وہ اوسی جہان میں بیٹھے کو بھی تھوڑا جانتا ہے اور آپکا خاندان اور سخاوت شجاعت وغیرہ تمام صفات میں مشہور ہے آپکے نزدیک کوئی کام مشکل نہیں لیکن میں فقیر ہوں جانتا ہوں کہ جتنی چیزیں جسم میں دانت بال کان آنکھہ وغیرہ ہیں وہ سب عمر کے ساتھہ ضعیف ہوجاتی ہیں اور یہہ حرص روز بروز جوان ہوتی جاتی ہے چاہئے جسقدر دولت ملے اور جب تک آپ مجھکو ایک بار دیدیتے تو بھی میری خواہش پوری نہوتی اسواسطے تھوڑی چیز

اپنا اکھنڈ روپ جسکے ایک ایک بال مین سب تھا برہمانڈ موجود مین ظاہر کیا اور پہلے قدم سے سات دیپ
ناپ لیے اور دوسرے قدم سے ساتون سورگ اوپر والے لوگ ناپے اور تیسرے قدم کے واسطے
راجہ بل سے کہا کہ تیرے راج مین سات دیپ اور سات سورگ تھے وہ میرے دو قدم کی ناپ مین
آگئے اب تیسرا قدم ہمارا پورا کر ورنہ تجھے جھوٹھ بولنے کا سوا اذیت ہوگی راجہ بل نے کہا کہ تیسرے
قدم سے آپ میرے سر کو ناپ لیجیے بامن جی نے کہا کہ تیرا سر چھوٹا ہے اور میرا قدم بڑا ہے اسمین پورا
نہ پڑیگا جسمین پورا ہو سکے وہ بتاؤ راجہ بل بولے کہ اچھا مین ایک بات آپ سے پوچھتا ہون کہ مہاجن
بڑا ہوتا ہے یا دولت اوسکی بڑی ہوتی ہے اسکا جواب دیجیے اسکو سنکر بامن جی بہت خوش ہوئے
اور کہا کہ راجہ بل مہاجن بڑا ہوتا ہے جسکی ذات سے سب دولت ہوتی ہے تو نے اپنی ذات
سے ساتو دیپ اور ساتو سورگ لیے اسوجہ سے درحقیقت تو سب سے بڑا ہے اور تیسرا قدم اپنا
راجہ بل کے سر پر رکھ دیا اور کہا کہ تو نے اپنا کہنا پورا کیا اب پاتال مین جا کر راج کر دیکھ
دیتے دانوں کا تیرا حکم مانینگے اور ہم تیرے سامنے ہمیشہ حاضر رہینگے تجھکو راج اور بھگت دونو
کام دیے گئے تب راجہ بل بھگوان کو نمسکار کرکے پاتال مین گئے اور راج و بھگت کرنے لگے

باب دوم صفت پاکیزگی مین

پاکیزگی کے معنے ہین اعضاء ظاہری ہاتھ پاؤن وغیرہ کو ہر قسم کی آلائش سے جو ممنوعات مین ہین
طہارت یعنی پاک و صاف رکھنا جس سے یہہ جسم سراپا نور ہو جاتا ہے —

ذکر مہاراجہ ورج سورج بنسی راجہ کا مہاراجہ ورج اجودھیا کی مہاراج ایسے پابند طہارت اور سخاوت
مزاج ہوئے کہ جنکا دوسرا ہونا محال ہے ایک مرتبہ دانوں نے دیوتاؤن کو بہت حیران کیا اور کسی طرح
دانون مغلوب نہین ہوتے تھے تب تجویز ہوئی کہ کون ایسی چیز ہے جو کسیکے کاٹے سے نہ کٹے سکا اور وہ سبکو
کاٹ دے اوسکو تلاش کرکے ہتھیار بنانا چاہیے تو دانون مارے جاوینگے اسکے واسطے دیوتاؤن نے
تمام مخلوقات کے ہتھیار کو آزمایا کرکے یہہ صفت مہاراجہ ورج کے ... پایا کہ انھون نے تمام عمر
ایسی طہارت اور طرح طرح کے دھرمون مین سخاوت کی ہے کہ جسم تمام جسم بالکل لوہے و پتھر کا ایسا
ہو گیا ہے اور پتھر کا ایسا سب کو کاٹ سکیگا اور کسی سے کاٹے نہ کٹیگا اور مہاراجہ کی ہڈی مین

ان سے ہڈیان جسم کی مانگ کر ہتھیار بنایا جاوے اور راجہ کے پاس برہمن بن کے یہی سوال کیا۔ راجہ نے کہا کہ بہت اچھا لیجے اور مکہار ہکیر تیز تھہیرا پنی ہڈیان دیکر سورگ کو چل دیے جسکے بجر سے دیوتاؤن نے دانون کو مارڈالا۔

باب سوم صفت رحم مین

رحم کے معنے ہین درد مند کو دیکھہ کر درد مند ہو جاے اور اپنی راحت کو اوسکی رنج سے فراموش کر کے اوسکا دردمند دیو ے ذکر مہاراجہ رگھو سورج بنسی راجہ کا ایک مرتبہ مہاراجہ رگھو کو ایک گندہرپ نے ایک پھل دیا جسکے کھانے سے آدمی پچیس ۲۵ برس کا جوان بنا رہتا ہے اور بدن سے خوشبو آتی ہے اوسکو مہاراجہ نے اوس برہمن کو دیدیا جس نے ساٹھہ ہزار رانیان مانگ لین تھی جب اوس برہمن نے وہ پھل اونکو دیدیا اور دوسرے پھل کے واسطے مہاراجہ سے درخواست کی اوسکے واسطے مہاراجہ راج چھوڑکر الکاپوری کے گئے اور الکاپوری کے جنگل مین گندہرپ کی ساتھہ عجائبات کی سیر کرتے تھے اوسمین ایک جگہہ ایک ٹہراکنڈان دیکھہ پڑا کہ ایک آدمی نیچے کو سرکیے لٹکا ہے اور تھرایا سانپ بچھو اوٹھاے اوسکو کاٹتے دوڑتے ہین مہاراجہ نے پوچھا یہ کنڈان اور آدمی کیا ہے گندہرپ نے کہا کہ یہہ اندہ تامسر نرک ہے اسمین وہ برہمن لٹکر کیا لگا جسنے تمھاری ساٹھہ ہزار رانیان مانگ لین ہین یہہ سنکر مہاراجہ رگھو کو بڑا رحم آیا کہ ان سانپون کے کاٹنے کی تکلیف کس سے گوارا ہوسکی گی اور وہ برہمن میرے راج کا باشندہ ہے بہتر ہے کہ مین اسکے عوض اس نرک مین گرون جس سے اوسکا بچاؤ ہو جاوے اور بلا تامل اوس کنوین مین گر کر سرگ باسی ہوے۔

ذکر مہاراجہ کس رگھو بنسی کا ۔ مہاراجہ کس ہندہیاچل پہاڑ کے پاس کساوتی نگر مین راج کرتے تھے ایک مرتبہ آدھی رات کے وقت خواب گاہ مین مہاراجہ کس کے سامنے ایک عورت رنجیدہ صورت آکیکر کھڑی ہوئی اور ہاتھہ جوڑکر جے جے کار کیا مہاراجہ نے پوچھا کہ یہہ اس مکان مین ہر طرف پہرہ ہے اور دروازے سب بند ہین تیرا آنا کسطرح ہوا اور رنجیدہ ہے میرے راج مین رنجیدہ کوئی نہین ہے اور میرے مکان مین اسوقت آنے سے کون مطلب ہے سچ سچ بتا دے اور یہہ سمجھہ لے کہ ہم رگھو بنسی راجہ ہین ہمارے خاندان مین

دو دوان ہین دی جاتے ہین ایک غیر عورت کی چھاتی پیر ہاتھہ دوسری لڑائی مین بیٹھہ اور جو کچھ کہتا ہے
مانگ یہہ سنکر عورت بولی مہاراجہ ہین آدمی نہین ہون اس پوری کی دیوتا ہون جسکو تمہارے
بزرگون نے آباد کیا تھا اب جب سے مرجاد اپرسوتم اور نامری رگھونا تھہ جی نے سب اوده باسیونکو
سورگ مین بہیجدیا اور جگہہ خالی ہوگئی تو میری یہہ خرابی ہے کہ جس جگہہ بادشاہت کا سامان رہتا تھا
وہان خس وخاشاک پڑا ہی اور جہان راجہ لوگون کی بیٹھنے اور سونیکی عمارتین بنی تھین وہان جنگل
ہوگیا اور شیر بیٹھے غراتے ہین اور آپ ایسے مہاراجہ جنہون نے رنج کا نام دنیا سے مٹادیا ہے
اوسی خاندان کے موجود ہوکے پھر میرے داد رسی کب ہوگی یہہ بات سنتی ہی مہاراجہ کس کا جی رحم سے
بھر آیا کہا اچھا رخصت ہو کلہہ ہی یہان سے کوچ کرونگا اور صبح کی وقت اوٹھہ کر کسا وتی کی راج
برہمنون کو تشکلب کردی اور اجودہیا مین آیکر اجودہیا پوری کو سرنو آباد اور تخت گاہ کیا ذکر مہاراجہ
رنت دیو چندربنسی راجہ کا ۔ مہاراجہ رنت دیو اپنی سلطنت کا خزانہ سب کو دیدیا کرتے تھی ایکبر
قحط سالی ہوئی اوسمین یہان تک نوبت پہونچی کہ کچھہ باقی نہ رہنے سے بہو نکھون نی لگے
اور اڑتالیس دن کے بعد اونہی سوین دن تھوڑی کھیر معہ حلوا ہم پہونچی تھی اوسکو مہاراجہ نے
جیسے کہانا چاہا اوسیوقت انکے رحم کے امتحان کے واسطے ایک بہو نکھے برہمن نے آکر سوال کیا
مہاراجہ نے اوسمین سے حصہ برہمن کو دیدیا اوسکے بعد ایک سودر آدمی نی سوال کیا مہاراجہ نے اوسکو
بہی دیا اوسکے بعد ایک آدمی دس کتی لیکر آیا اور کہا کہ مین بہو نکھا ہون اور میرے کتے بہو کے
ہین مہاراجہ نی سب کہانا اوسکو دیدیا اور بعد اوسکے پانی پینا چاہا تہا کہ ایک خاکروب نی آواز دی
کہ مین پیاسا مرا جاتا ہون مہاراجہ نی پانی بہی نہ پیا اوسکو دیدیا اور ہاتھہ جوڑکر پرمیشر سے بردان
مانگا کہ اسن چودہ بہوبہون مین جرا جیر کو جو کلیس یعنی تکلیف ہے وہ مجھکو ملے اوسوقت برہما بشن مہیس
اور مہاراجہ کے رحم کی بہت تعریف کرکے کہا کہ یہہ امتحان تمہارے دہرم کا تہا تم بڑے دہرماتما
راجہ ہو اب ہمارے لوک مین چل کر آرام کرو مہاراجہ اوسیوقت سورگ کو چل دیے ۔
ذکر مہاراجہ دلیپ سورج بنسی راجہ کا ۔ مہاراجہ دلیپ نے اپنے عہد سلطنت مین کہا کہ گودین بہت ہی
غریب ہین اور شیر انکو مارا کرتا ہی انکا سہونا چاہیے اور گؤ کا مارا جانا بند کردیا ایک وقت مہاراجہ
بشسٹ جی کے مکان مین گئے اوسوقت بشسٹ جی کے کام دہین نے انکار کیا کہ اس راجہ کے

جی مین سچا رحم گوو دین پر ہے یا اسیطرح کا حکم ہے اور ایکدن جنگل مین اپنے سامنے ایک شیر او سنے پیدا کیا
او شیر نے حسب عادت گوو کو دبایا اوسوقت مہاراجہ نے شیر کے مارنے کے واسطے اپنا تیر ترکش سے
نکالنا چاہا او مین سے تیر نہ نکلا اور نہ مہاراجہ کا ہاتھ ترکش سے چھوٹا تب شیر نے کہا کہ مہاراجہ مین
وہ شیر نہین ہون جو تیر سے بھاگنے سے بھاگ سکون مین مہادیو کا گن ہون مجھکو حکم ہے کہ جو جانور
اس جگہہ پر آوے اوسکو مارا کر اب یہہ گوو آئی ہے مین اسکو ضرور مارون گا یہہ سنکر مہاراجہ نے
کہا اچھا اگر تجھکو حکم ہے تو گوو کو چھوڑ کر مجھکو کھا لے اور شیر کے پاس بیٹھ گئے اوسوقت شیر غایب
ہوگیا اور ہاتھ مہاراجہ کا ترکش سے چھوٹا اور گوو خوش ہوکر بولی کہ یہان شیر کوئی نہین ہے مین نے یہ
رحم کے امتحان کے واسطے یہہ سب کیا تھا —

باب چہارم صفت حلم مین

حلم کے معنی ہین اپنا سے کم زور اپنے اوپر زور کرے او باوجود دستگاہ لایق اپنے دانشمندی سے
مغلوب غضب ہوکر اوس پر ہاتھ نہ چلاوے اور ہر ایک کام کو من جانب پرمیشر سمجھے —
ذکر مہاراجہ بھرت جو بھرت راجہ کی خاندان والے کا مہاراجہ بھرت جی کے نام سے یہہ کھنڈ مشہور ہے انہون نے
تیسرے جنم اپنا انگرس براہمن کے گھر مین لیا اور پرم ہنس دہرم جو پہلے جنم سے اختیار کیا تھا اوسی طریق
پر ہر چیز سے بے تعلق رہا کرتے تھے اس بات سے انکے بھائیون نے بیوقوف جان کر خراب
چیزین کھانے مین انکو دینا شروع کین او کھیتون کی حفاظت کا حکم دیا اور آپ تمام گھر اچھی طرح
کھانا پینا کپڑا وغیرہ کے بندوبست اور آرام مین رہتے تھے مگر انکو کبھی اسکا رنج نہوا نہایت خوشی
سے گذر اوقات کرتے تھے — ایکدن اوسوقت کے چورون کے راجہ نے اپنے اشٹ
دیوی جی کے سامنے بل دینے کو ایک آدمی تلاش کرایا کوئی شخص راضی نہوا تب حکم دیا کہ وہ آدمی
لاو جسکا کوئی وارث منع کرنیوالا نہو سپاہیون نے جنگل مین انکو پکڑ کر راجہ کے سامنے
موجود کیا اور حسب دستور اشنان پوجن کراکے دیبی جی کے سامنے کھڑے کیے گئے اور تلوار
گلا کاٹنے کو نکالی گئی اور سر اب دیدیتے تو سرشٹ کی ناس ہوجاتی مگر اپنے حلم سے کچھہ نبولے
تب دیبی جی نے خود موجود ہوکر اون سب کو مارا اور انکو چھوڑ دیا اس پر کچھہ خوشی نہوے
او سمجھکر بیٹھ جنگل مین چلے گئے — اور ایک مرتبہ لاہور کا راجہ رہوگن پالکی مین

سو ارکپل دیوجی کے پاس گیان پوچھنے جاتا تھا راہ میں اسکی پالکی کا ایک کہار بیمار ہو گیا کہا کہ ایک کہار
اور پکڑ لاؤ اوسوقت سپاہی دوڑے اور کھیت کے کنارے پر انکو موٹا تازہ دیکھ کر
پکڑ لیا اور کہاروں کے ساتھ پالکی میں روانہ کیا انھوں نے کچھ نہ کہا کہ میں بیچ میں پالکی لیے
ہوں پالکی اوٹھا کر لے چلے مگر دھرم شاستر میں جیسا لکھا ہے کہ چار ہاتھ آگے زمین دیکھ کر
قدم رکھنا چاہیے جسمیں کوئی جاندار نہ دب جاوے اسطرح سے قدم اوٹھا کر رکھتے تھے اسیلئے
پالکی اوچھلتی تھی راجہ کو بہت غصہ ہوا کہاروں سے کہا کہ تم پالکی اوچھالتے ہو ہم تمکو خوب سزا دینگے
اونھوں نے کہا کہ مہاراجہ ہماری خطا اسمیں کچھ نہیں ہے یہ نیا کہار جو پکڑ لایا ہے نالایق ہے
ہمارے ساتھ قدم نہیں ملاتا ہے یہ سنکر راجہ نے بھرت جی سے کہا کہ شاید تو بہت دور سے آیا ہے
اور تھکا ہوا ہے اور اکیلا پالکی کو اوٹھائے رہا اور سب سے دبلا اور بوڑھا ہے اور کھانا بھی نہیں
پاتا ہے جسکی وجہ سے پالکی سیدھی نہیں چلتا میرے ہاتھ میں کوڑا ہے اسکو دیکھ کر میں اسکا
سب شرارت تیری دور کر دونگا تب راہ راہ چلے گا بھرت جی نے کہا کہ ہم بالکل بیوقوف ہیں آپ
کوڑے سے ہم کو راہ پر چلانا ممکن ہے جیسے کتے کی دم کا سیدھا کرنا اور اندھے کو شیشہ دکھانا
اور بہرے کے کان میں منتر سنانا اور مردہ کے بدن میں ادبٹن کرنا اور پہاڑ پر کمل لگانا ناحق ہے اور
ہمکو سمجھانا فضول اور بے مطلب ہے اور آپ نے جو کہا کہ تو دبلا اور بوڑھا اور منزل میں تھکا اور بہت
دور چلا ہے یہ کہنا تمہارا جسم سے ہے اس دیہہ میں جو آتما ہے وہ پیدا نہیں ہوتا اور کبھی
مرتا ہے اور موٹا تازہ نہیں ہوتا اور کوئی بیماری اور عیب اوسکو نہیں پکڑتا ہے یہ سنکر راجہ پالکی
سے اوتر آیا اور بھرت جی کے چرن کملوں میں گر پڑا کہ مہاراج مجھ سے بڑی خطا ہوئی میں
بڑا نادان اور نالایق ہوں مجھکو کچھ سوجھتا نہیں ہے اور آپ مہا سدھ پرش یا کپل دیو جی
بھگوان ہو کہ مجھکو گیان دینے کے واسطے اسجگہ درشن دیکر کرتارتھ کیا اسیطرح مجھکو گیان
سمجھاؤ کہ موہ جاتا رہے اور آپ نے فرمایا کہ مجھکو ماندگی نہیں ہے اسمیں مجھکو یہ شک ہے کہ جو
بوجھ اوٹھاتا ہے وہ تھک جاتا ہے جیسے میں راہ چلنے اور لڑائی کرتے کرتے تھک جاتا ہوں اور
آپکا کہنا ہے کہ جسم کے اندر جو آتما ہے اوسکو تھکاوٹ وغیرہ سے واسطہ نہیں تو ایسا نہیں ہو سکتا اسوجہ سے
کہ آتما جسم کے اندر رہتا ہے اور جب جسم کو تکلیف ملی تو آتما کو بھی تکلیف پہونچتی ہوگی جیسے چولھے میں آگ

پکنے سے چولھے گرم ہوتا ہے اور چولھے کے گرم ہونے سے برتن چولھی کے اوپر کا گرم ہوتا ہے اور برتن
کے گرم ہونے سے پانی برتن کا گرم ہوتا ہے اور پانی کی گرمی سے دال چاول برتن والے پختہ ہو جاتی
ہین اسیطرح اس جسم مین من اور چیت اینکا اور دسو اندریان جب رنج مین ہووین تب آتما کو ضرور رنج پہنچتا
ہوگا یہ سنکر کپیر تھی بولی کہ راجہ یہ شاشتر بیچ تیرے نہیں اور آتما کی نہین ہے دنیا کے بیوپار کی بابت یہی
کیون آتما پاک ہے اور دیکھ چیز چھو سے اور چھو چھو کو ہیچ سے لگاؤ نہین ہوتا ہے جیسے کمل پانی مین
رہتا ہے اور پانی اوسکو نہین چھو سکتا ہے اور اسکا چھو چھم ہونا دیکھ کم توسندرہ وسیس کا راجہ کہلاتا ہے
اور پالکی مین بیٹھتا ہے آج تک تیرے نہیں ہے اور نہ پالکی سچ ہے اگر کہے کہ پالکی سچ ہے تو اسکا بانس جنیت
پچی وغیرہ جس سے بنی ہے اوسکو ہم علیحدہ کرتے ہین اوسوقت اسکا نام نہین رہیگا اور اگر تو کہے کہ مین
سچ ہون تو ہم تیرے ہاتھہ پانون سب عضو جسم کے جدا جدا کرینگے اوسوقت تیرا کرتا نام نہین ہو سکتا ہے
جیسے ایک مکان اینٹ پتھر سے بنا ہے اور ایک ایک اینٹ اوسکی نکال کر علیحدہ کیجاوے تو نام اوسکا
نہین رہتا ہے اور اس زمین سے ایک ایک ذرہ علیحدہ کیا جاوے تو اسکا نام نہین رہیگا
اسیطرح دنیا اور سب چیز دنیا کی جھوٹھ ہے اور آتما سچا ہے کہ کوئی انگ کرکے نہین بنا کر اوسکے
علیحدہ ہونے سے غائب ہو جاوے یا جسم کی تکلیف سے اوسکو اثر پہونچے اسکو سنکر یہ ہو کر
کپل دیوجی کے پاس نہین گیا راہ سے لوٹ آیا۔

ذکر مہاراجہ امبریکھ [illegible] راجہ کا۔ ایک مرتبہ مہاراجہ امبریکھ نے برندابن مین دسمی اکادشی کا برت
کرکے دواوشی کو پارن کرنا چاہا تھا اوسوقت درباسا رکھی لیکر دورباسا رکھہ آئے اور
مہاراجہ سے کہا کہ مین نے کل برت اکادشی کا کیا تھا آج جلدی ہمکو پرشاد ملے مہاراجہ نے کہا کہ بہت اچھا
پرشاد طیار ہے ابھی پاؤ نے رکھہ جی نے کہا کہ جمنا مین اشنان کرکے آتا ہون اور جمنا پر اشنان
کرنے لگے اور ایسی دیر کی کہ دواوشی جو برت کے پارن کرنے کی ساعت ہے گذری جاتی تھی اسوقت
مہاراجہ نے برہمنون سے پوچھا کہ دواوشی مین پارن کرنے سے مجھکو برت کا نہ پھل ہوئیگا گناہ لگتا ہے اور برہمنو کو
بدون بھوجن کرائے پارن کرنے مین [illegible] چھوڑنے کا گناہ ہوتا ہے اسمین اسوقت مجھکو کیا کرنا چاہئے
برہمنون نے کہا کہ آپ تھوڑا پانی پی لیجئے پانی کا پینا کھانا ہے اور کھانا بھی نہین ہے مہاراجہ نے ویسا ہی
کیا اتنے مین دورباسا رکھہ آئے اور مہاراجہ کو دیکھ کر کہا کہ تو نے ہمکو بھوجن کرانے کو کہکر بدون بھوجن

کر اوسکو خود کھا لیا ہے آپکی سزا کے واسطے تجھکو ابھی بد دعا دیتا ہون اور اپنی بد دعا سے ایک
صورت نہایت خراب پیدا کی کہ جسکی آنکھون سے آگ نکلتی تھی وہ تلوار ہاتھہ مین لئے مہاراجہ کی سامنے
دوڑی اور سودرسن چکر جو سری پرمیشر کے ہاتھہ مین رہتی ہین وہ مہاراجہ کے پاس تھے مگر مہاراجہ نے اپنے
فرط حلم سے کچھہ خیال نہ کیا کہ رکھہ جی نے ناحق سراپ دیا یا یہہ سراپ جو سامنے آتی ہی کیا کریگی جیسے کھڑے تھے
کھڑے رہے جب سودرسن جی نے دیکھا کہ مہاراجہ بولتے نہین ہین اور یہہ آفت قریب آیا چاہتی ہے تب خود
دوڑے اور اوسکو جلا کر [illegible] رہا سار کھہ کو بھگایا وہ ذکر صفت بارہوین مین ظاہر ہے —

باب پنجم صفت سخاوت مین

سخاوت کے معنے ہین اپنی دولت جو مشقت ذاتی و فعل حلال سے حاصل کی ہے اوسکو بیواسطہ و عوض
دوسرے کو دیدے — ذکر مہاراجہ بے روچن دیتبنسی راجہ کا — مہاراجہ بے روچن جب سے تخت
نشین سلطنت ہوئے اونکے ہاتھہ سے سب دیوتا عاجز ہوکر سری پرمیشر سے دادخواہ ہوئے پرمیشر
نے کہا کہ اس راجہ سے لڑکر تم لوگ کسیطرح سربر نہوگے صرف ایک صورت اسکے مارنے کی ہے
کہ یہہ راجہ جیسا بہادر ہے اوس سے زیادہ سخی ہے کہ کسی سایل کو اپنے دروازہ سے خالی نہین لوٹاتا ہے
سو تم لوگ برہمن بنکر اوس کے دروازہ پر دوپہر کے وقت سوال کرو اور جب وہ پوچھے کہ کیا
مانگتے ہو تب کہو کہ ہم تمھاری زندگی کو مانگتے ہین وہ دیدیگا وہ اوسیوقت اپنا جان دیدیوے گا یہ سنکر
دیوتاؤن نے برہمن کی صورت بنائی اور دوپہر کے وقت راجہ بے روچن کے دروازہ پر جاکر راجہ
سے وہی سوال کیا اونے بہت خوش ہوکر کہا کہ واہ کیا اچھا بردان تم نے آج مجھہ سے مانگا دیکھو اس
دنیا مین انسان کا جسم پاکیزہ جو کوئی کسی کے کام مین نہین آتا ہے اوسکا زندہ رہنا بیفایدہ ہے چاہئے
کام اونکا لئے مین جان جاتی رہے مگر عذر نہ کرنا چاہئے اسواسطے کہ یہہ جسم مع تمام شئے متعلقہ ایکدن
خود بخود چھوٹ جاویگا اور جس نے جسم کو یا اسکی متعلقہ اشیاء کو ارادہ کرکے دوسرے کے کام مین دے
دیا اوسکو آفرین ہے اور اوسیوقت اپنا جان چھوڑ دیا —

ذکر راجہ بربریک کا — مہابھارت مین اٹھارہ اچھوہنی دل جمع ہوئی اوسمین راجہ بربریک آئے اور تین تیر ہاتھہ مین تھے
سری کرشن چندر نے پوچھا کہ تم کسطرف شریک ہوگے اور تین تیر کیون رکھتے ہو راجہ نے کہا کہ جسطرف
شکست ہوگی اوس طرف مین شریک ہونگا اور تین تیر اسواسطے رکھتا ہون کہ ایک تیر جب چھوڑونگا تب

آدمیون کی موت کی جگہہ پر جسم مین اپنا نشان بنا کر لوٹ آویگا اور جو میرے تیر کو جب چھوڑونگا
تب اونمین نشانات پر لگ کر سب کو مار ڈالیگا اور تیسرے تیر میرے پاس مارنیکو اور جو موجود
ہیگا اسکو سنکر سری کرشن چندر نے کہا کہ ہمکو اسکی صداقت کسطرح ہو کہ یہہ تیر کدہر آدمی کی موت
کی جگہہ پہچانکر اور نشان بناکر لوٹ آویگا کہا کہ ابھی دیکھیے اور تیر مین شنگرف لگا کر چھوڑا
وہ تیر سب کے جسم مین لگ کر موت کی جگہہ پر نشان کیا اور سری کرشن چندر کے پاؤن کی طرف بھی
نشان کرکے لوٹ آیا تب کرشن چندر نے سوچا کہ اس مہابھارتہ مین جو جودہن وغیرہ کورونکی
شکست ہوگی اور جیت یعنے فتح جودہشٹر وغیرہ پنڈوان کی ہوگی جسوقت اونکا شریک ہوجاویگا
پھر اسکو مارنا مشکل ہے اور جو مطلب سوچا ہے رہجاویگا اسواسطے پوچھا کہ تمھاری بہادری
ہم پر ظاہر ہوگئی تم سچے بہادر اور اپنے وقت کے بیمثل ہو مگر بہادری تمھاری اگر سخاوت
کے ساتھہ ہوتی یعنے تمھارے جسم مین سخاوت بھی ہوتی تو نہایت بزرگی تھی اوسنے کہا کہ سخاوت
اسکے المضاعف رکھتا ہون کہا کہ اسکی تصدیق کسطرح ہو اوسنے کہا کہ مشکل سے مشکل کام مانگ کر
دیکھہ لیجیے کرشن چندر نے کہا کہ اپنا سر کاٹ دیجیے کہا کہ بہت اچھا لیجیے مگر مین اس لڑائی کی دیکھنے کے
واسطے آیا تھا اور جسم کے ساتھہ آرزو کا باقی رہ جانا اچھا نہین ہے اسکی کوئی تدبیر کر دیجیے کرشن چندر
نے کہا کہ اچھا ہم لڑائی اسکی تم کو دکھا دیوینگے اوسنے اوسیوقت اپنا سر کاٹ دیا کرشن چندر نے
ایک بلند جگہہ پر اوسکو تیرون پر رکھہ دیا وہ لڑائی دیکھتا تھا اور جب مہارتھی ارجن اور بھیکھم پتامہ وغیرہ
بان مارتے تھے اوسوقت جوش بہادری سے خوش ہوکر قہقہہ مارتا تھا اور تیرون کی اوپر سے جست
مارکر اوپر اوڑتا تھا اور بیٹھہ جاتا تھا۔

ذکر مہاراجہ کرن چندربنسی راجہ کا۔ مہاراجہ کرن چندربنسی راجہ کی سخاوت تین صفت کی ساتھہ
تھی اول یہہ کہ جو سائل راجہ کی پاس آتا تھا اوسکو اوٹھکر ملتے تھے دوسرے جسقدر سائل مانگ آتا تھا
راجہ اوسکا دس حصہ زیادہ دیتے تھے تیسرے بعد دینے کی سائل سے عذر کچھہ دینیکا کرکے تھوڑی
دور تک پہونچانے جاتے تھے اور مہابھارتہ مین دروناچارج نے انداز کیا کہ راجہ کرن کی انتہ کرن یعنی
دلمین سورج کو پنج ہے وہ جب تک باہر نہو جاویگی انکو کوئی مار نہین سکتا ہے اور مہابھارتہ مین پانچون
پنڈو اور کرشن چندر کو چھوڑکر سب بہادرون کو کھیت مین آجانا چاہیے اسواسطے راجہ

کرن کے پاس گئے اور سورج کو بیچ مانگی راجہ نے اوسیوقت اپنا جسم پھاڑ کر نکال دیا اف نہ کی ۔
ذکر مہاراجہ ہرش چند سورج بنسی راجہ کا ۔ مہاراجہ ہرش چند ایکمرتبہ شکار مین شہر سے باہر ہو گئے اوسیوقت بسوامتر جی
نے انکی سخاوت کی امتحان کیواسطے جنگل مین تین صورتین بنائین ایک برہمن لڑکا ایک لڑکی اور مہاراجہ
سے کہا کہ آپ اپنے راج مین سب لڑکیون کا بیاہ کر دیا کرتے ہو اب یہ میری لڑکی بیاہ کے لایق ہے
اور لڑکا بھی مل گیا ہے اسکا بیاہ کر دیجیے مہاراجہ نے کہا کہ جنگل مین میرے پاس کیا ہے جس سے
بیاہ کیا جاوے اچھے مہاراج چلو وہان ہو جاوے گا منی جی نے کہا کہ جو کچھ دینا چاہیے اوسکا سنکلپ
کر کے اسکا بیاہ کر دیجیے بیاہ کا کام یا اور کار خیر آیندہ وقت پر اوٹھا رکھنا نہ چاہیے مہاراجہ نے کہا کہ
بہت اچھا سمجھے اور بیاہ کر کے لڑکی سے کہا کہ مجھ سے کچھ مانگ اوسنے کہا کہ تو میرے مانگنے پر دیوے
یا نہ دیوے گا مہاراجہ نے کہا کہ ضرور دیونگا میرے خاندان مین سائل کا سوال رد اور اپنا قول جھوٹا
نہین ہوتا ہے اوسنے کہا کہ جو کچھ دولت تیری بادشاہت مین ہے سب مجھکو دیدے مہاراجہ نے
خوش ہو کر سنکلپ کر دیا اوسکے بعد منی جی بولے مہاراج مجھکو بھی کچھ دیجیے مہاراجہ نے کہا کہ کیا
اونہون نے سوا من سونا مانگا مہاراجہ نے کہا کہ سوا من سونے پر مجھکو فروخت کر لینا اور شہر بنارس
سب بادشاہت لڑکی کو دیدی اور تینون کو ساتھ مع رانی و لڑکا روانہ ہو کر کاشی جی آئے سوا من سونے پر
فروخت ہو گئے ذکر مہاراجہ رگھو سورج بنسی راجہ کا ۔ مہاراجہ رگھو ایکمرتبہ [illegible]
گنگا جی اشنان کرتے تھے ایک برہمن نے مہاراجہ کی ساٹھ ہزار رانیون کو دیکھکر ارادہ کیا کہ ایک رانی
ان مین سے مجھکو مل جاتی تو اچھا تھا مہاراجہ نے کہا کہ کیا مانگتا ہے کہا ایک رانی چاہتا ہون کہا کہ ان
سب مین دیکھ کر لے لے جب برہمن سب کو دیکھ آیا اور ایک دوسری سے فرق کچھ نہ کر سکا
کچھ نہ بولا مہاراجہ نے کہا کہ بولتا کیون نہین ہے کہا کہ آپکی سب رانیان ایک ہی رنگ کی ہین ایک سی ایک ہے
اور مین ایک رانی لینا چاہتا تھا اب میری عقل حیران ہے کہ کسکو لینا کہون اور کسکو نہ کہون مہاراجہ نے
کہا کہ سب لیوے گا کہا ہان اوسیوقت ساٹھ ہزار رانیان کا سنکلپ کر کے اوسکو دیدیا اور دو لاکھ روپیہ
گاؤن سے مانگ کر اسکی اونکے خرچ کے واسطے دیے ۔ اور جب مہاراجہ توبیہ کا راج کر کے بسو جگیہ
کی اوسمین تمام دولت اپنی اسطرح برہمنون کو دیدی کہ سواے مٹی کے برتنون کے رفع ضروریات کا سب
سامان باقی نہ رہ گیا ۔ ذکر مہاراجہ نرگ سورج بنسی راجہ کا ۔ مہاراجہ نرگ نے اپنے عہد سلطنت مین

گودن کے سنکلپ کرنیکا معمول کیا اور اس کثرت سے گودین معہ لوازم اوسکے دان کی ہین جسکا حساب ناممکن ہے چاہئیے آسمان کے ستارہ اور زمین کے ذرہ حساب مین آجاوین مگر مہاراجہ نرگ کی گودن کا حساب نہو سکیگا تمام عمر مین جو دولت سلطنت کی حاصل ہوئی وہ سب اسی کام مین خرچ کی اور اپنے نفس کی ضروریات مین کچھہ نہ لگایا۔

ذکر مہاراجہ جودہشٹر چندربنسی راجہ کا مہاراجہ جودہشٹر نے اپنے عہد سلطنت مین دستور کیا کہ روز روز اٹھاسی ہزار برہمن پرشاد پاویں تب کہانا کہاوین اور اپنی حیات تک یہی کیا۔

باب ششم صفت قناعت مین

قناعت کے معنے ہین تھوڑی چیز کو بہت جاننا اور جو کچھہ بے واسطہ و غرض مل جاوے اوسکو خوش ہوکر غنیمت جانے اور زیادہ کی حرص نہ کرے۔

ذکر مہاراجہ نم سورج بنسی راجہ کا۔ مہاراجہ نم نے ایکمرتبہ جگ کیواسطے بششٹ جی مہاراج سے کہا اور وقت بششٹ جی کو اندر نے بولایا اور اندر لوک مین اندر نے اپنی جگ کرانا بششٹ جی سے شروع کر دیا تب مہاراجہ نم نے انداز کیا کہ بششٹ جی مہاراج جگ کرکے آوینگے اور دنیا مین زندگی کا اعتبار کچھہ نہین ہے ایسا کام اوٹھا نہ رکھنا چاہئے اور دوسرے سے جگ شروع کرادی اوسوقت بششٹ جی اندر لوک سے آئے اور جگ مین اپنے نہ بولانے پر مہاراجہ کو سراپ دیا مہاراجہ اوسی ساعت مرگئے اور جب جگ پوری ہوئی دیوتاؤن نے خوش ہوکر مہاراجہ کو زندہ کر دیا اور کہا کہ کچھہ بردان مانگو مہاراجہ نے کہا کہ ہم نے موت بے واسطہ و غرض پائی ہے اوسی مین ہمکو خوشی ہے زندگی کی خواہش نہین رکھتے اب ہمکو یہہ آشیرباد دیجئے کہ ہمارا جسم نہ رہے دیوتاؤن نے کہا کہ اچھا اوسوقت مہاراجہ پھر مردہ ہوگئے۔

ذکر مہاراجہ دیواپی چندربنسی راجہ کا۔ مہاراجہ دیواپی اپنے بھائی سنتن سے خفا ہوکر جنگل مین بیٹھہ رہے تھے اور مہاراجہ سنتن راج کرتے تھے ایکوقت بارہ برس تک راج مین پانی نہ برسا برہمنون نے بچار کرکے مہاراجہ سے کہا کہ پانی کا نہ برسنا مہاراجہ دیواپی کی خفگی کا باعث ہے اگر وہ جنگل سے آکر راج کرین تو پانی برسے یہہ سنکر مہاراجہ سنتن جنگل مین گئے اور راج کرنے کے واسطے عرض کیا انھون نے منظور نہ فرمایا کہ ہم اسی جنگل بیہار مین پڑے رہنے کو راج جانتے ہین تم لوٹ کر خوشی سے راج کرو پانی برسیگا تب مہاراجہ سنتن لوٹ آئے جیسا مہاراجہ دیواپی نے کہا تھا اوسیطرح دیس مین پانی برسا پایا۔

باب ہفتم صفت سلیم الطبعی میں

سلیم الطبعی کے معنی ہین شور و شر سے پرہیز کرے اور باوجود مقدرت وکمال کے کسی کو تکلیف نہ دے
نہ اکیلے ورنہ بیر خلاف وضع کام کرے —
ذکر مہاراجہ امبریکھ سورج بنسی راجہ کا — مہاراجہ امبریکھ کو سری پرمیشر نے سودرسن چکر عطا کیا تھا کہ
جسکا سامنا کوئی مخالف نہین کر سکتا ہے اور چاہتے تو اپنے زور سے ہر ایک کو گزند پہنچا کر کسیکو
دیوتا باقی نہ رکھتے مگر کبھی کسی سے شور و شر نہ کیا اور نہ یہ مانا کہ سودرسن چکر ایشر کے شکست
ہمارے پاس ہے —

باب ہشتم و نہم صفت تزکیہ نفس و پاسداری حواس میں

تزکیہ نفس کے معنے ہین نفس امارہ کو طرح طرح کی خواہشون سے پاک کرنا اور پاسداری حواس یہ ہے کہ حواس
خمسہ جو اپنے کام مین بالالحاظ نیک و بد مصروف رہتے ہین اونکو بے اختیار کر دینا — ذکر مہاراجہ جنک
سورج بنسی راجہ کا — مہاراجہ جنک میں یہہ دونو صفتین اس درجہ کو پہونچی تھین کہ ایک ہاتھ پھول پر
رکھتے تھے اور دوسرا ہاتھ کڑاہی گرم تیل مین اور پھول کی ٹھنڈک اور کڑاہی واے گرم تیل کی گرمی
اثر نہین کرتی تھی اور تمام عمر دنیا مین سلطنت کا کام کیا مگر نفس کی خواہش اور حواسون کی مختاری
کبھی کسی کام مین نہوئی — پرمہنس راج سکدیوجی نے مہاراجہ جنک سے سوال کیا کہ دنیا داری کی ساتھ
رہ کر دنیا سے علیحدہ ہونا کسطرح ہوتا ہے کہا مہاتما لوگ دنیا مین رہتے ہین مگر دنیا سے علیحدہ رہتے ہین
جیسے کنول پانی مین پیدا ہوتا ہے اور پانی اوسکو کبھی نہین چھو سکتا —

باب دہم صفت ریاضت میں

ریاضت کے معنے ہین اپنا دہرم کرنا اور اوس دہرم کی تکلیفات کو گوارا کر کے بہ خاستہ خاطر سہنا
ذکر مہاراجہ ہرش چندر سورج بنسی راجہ کا — مہاراجہ ہرش چندر کو جسوقت بسوامترجی نے تمام سلطنت
لیکر اپنے سوا من سونا پانے کے واسطے معہ مہارانی و لڑکا فروخت کرنے لے چلے اوسوقت راہ مین
دہوپ کی شدت ایسی ہوئی کہ درخت جلنے لگے اور پیاس کی شدت سے جان نکلنے کے قریب ہوا
تب بسوامتر نے پانی لاکر مہارانی سے کہا کہ پانی پی لے اوسنے کہا کہ مہاراجہ پانی پی لیوین گے جب
مین پانی پی سکتی ہون بدون اسکے میرا دہرم نہین ہے اور لڑکے سے پوچھا اوسنے کہا کہ جب تک

میرے ماتاپتا پانی نہ پئیں گے تب تک میں پانی پی نہیں سکتا ہون اور مہاراجہ سے کہا اونھون سنے
جواب دیا کہ جب سنکلپ پورا ہو جاوے کا تب پانی پیونگا بدون سنکلپ پورا ہوئے میرا دہرم کھانے پینے کا
نہیں ہے اور بنارس میں پہونچکر مہاراجہ ایک بھنگی کے ہاتھ اور مہارانی معہ لڑکا ایک برہمن کے ہاتھہ فروخت
ہوئے اوسدن سے مہاراجہ مرگھٹ میں رہ کر ہر ایک مردہ کے کفن سے سوا وبالشت کپڑا اور سوا روپیہ
حق اپنے مالک کا مردہ کے وارث سے تحصیل کرتے تھے اور کچھہ دن بعد انکی مہارانی اپنا لڑکا مردہ
مرگھٹ میں رکھنے کے واسطے لائیں مہاراجہ سنے دہرم کی پابندی سے بدون کپڑا اور سوا روپیہ کے
رکھنے نہ دیا اور بعد اوسکے وہان کے راجہ نے انکی مہارانی کی گردن مارنیکو حکم دیا اوس پر بھی
مہاراجہ نے درگذر نہ کی تہی کہ اوسیوقت سری پرمیشر نے آپ موجود ہوکر انکے ہاتھہ سے بچا لیا اور
مردہ لڑکا زندہ کر کے پھر سنا تو دیپ کی سلطنت دیدی اور کہا کہ مہاراجہ یہ سب کام تمھاری دہرم کے
امتحان کا تھا جو بسوا متر نے کیا اوسوقت سے پھر مہاراجہ نے سلطنت کی ۔

باب یازدہم صفت فہم مین

فہم کے معنے ہین دوست دشمن کو پہچاننا ۔ ذکر مہاراجہ بھولاش راجہ پریہبرت کے خاندان والی کا
مہاراجہ پرتھو نے ننانوے جگ کر کے ایک جگ اور شروع کی اندر نے سوچا کہ سنک کرت یعنے
سو جگ کا کرنیوالا میرا نام ہے اور مہاراجہ پرتھوجی اپنی یہہ جگ پوری کر کے میرا نام مٹایا چاہتے ہین
جسطرح ہو سکے جگ پوری ہونی دینا چاہیئے مگر جو گھوڑا جگ کا چھوڑا گیا ہے اوسکی حفاظت مہاراج
کو ار راجہ بھولاش کرتے ہین انسے لڑائی کر کے بچا نہیں ہوگا کوئی فریب کا کام کرنا چاہیئے اور چھیانوے
منتر تہ فقیرون کی صورت بنا کر گھوڑا چورانا چاہا مگر مہاراجہ بھولاش نے اپنی فہم سے پہچان لیا
کہ یہہ فقیر نہیں ہین گھوڑا چورانیوالا اندر ہے اور گھوڑا اپنا چورانے نہ دیا ۔

باب دوازدہم و سیزدہم صفت عفو تقصیر و صبر مین

عفو تقصیر کے معنے ہین خطادار کی خطا معاف کرنا اور کینہ اوسکا جی مین نہ رکھنا اور صبر کے معنی ہین
خاطر خواہ کام کے نہونے سے رنج نہ ماننا ۔ ذکر مہاراجہ امبرکھیہ سورج بنسی راجہ کا ۔ مہاراجہ امبرکھیہ کو مہاراج
رشی سے جب دوربا سا رکھہ کا سچا سو درشن جی نے کیا اوسوقت رکھہ جی برمھا مہادیو
کے پاس گئے سب نے جواب دیا کہ تمھاری خطا مہاراجہ معاف کرین تو سودرشن جی

ست سے نجات ملے گی اور سوا اسکے کسیطرح کسی کے امکان کی بات نہیں ہے تب رکھمرجی مہاراجہ کے پاس آئے مہاراجہ نے بالکل خطا معاف کرکے سودرسن جی سے بچا لیا عفو تقصیر اسکا نام ہے کہ اپنے دشمن پر اختیار انتقام رکھکر درگذر کیا اور جسدن سے رکھمرجی کو سودرسن جی نے بھگا یا تھا اوس دن سے اس دن تک ایک سال کا عرصہ ہوگیا مگر مہاراجہ نے بالکل کھانا پینا نہ کیا برابر ہر سکے گھر سے رہے اور جب رکھمرجی کو پیشاد کھلا چکے تب خود کھایا مہراسکو کہتے ہین ـــ

باب چہاردہم صفت علم مین

علم کے معنے ہین بید پوران کو پڑھکر سمجھے اور عقل سے وہ عملی کام کرے جو مفید عام اور یادگار زمانہ ہو۔ ذکر مہاراجہ بھیم بھومنو تو راجہ کا۔ مہاراجہ بھیم بھومنو جنھون نے سب سے پہلے سلطنت کی بنا ڈالی ہواہےتھون نے بید پران کو پڑھکر اپنے علم سے بنیئے (یعنی اول) قانون سلطنت داری اور عدالت گستری ورعایا پروری کے ہین جاری فرمائے جنمین سے منو اسمرت کرورہا برس سے یادگار زمانہ و دستور العمل راجگان ہے اور باعث حیات جاودانی رہے گی ـــ ذکر مہاراجہ راون لنکا پوری والے کا ـــ مہاراجہ راون نے بید پڑھکر لکھا وہی باعث یادگاری ہے اور نہ وہ خود ہے اور نہ کوئی شے اوسکی باقی ہے ـــ

باب پانزدہم صفت عقل مین

عقل کے معنے ہین نیکی اور بدی کو پہچان کر کام کرنا اور دیدہ و نادیدہ امور پر واقفیت رکھنا ـ ذکر مہاراجہ ارجن چندربنسی راجہ کا ـــ مہاراجہ ارجن جسکو سہسرا باہو کہتے ہین ایسا عقل مند ہوا کہ اسکی تمام سلطنت مین جو کوئی اپنے جی مین ارادہ گناہ کرنے کا کرتا تھا اوسکو اوسی وقت سمجھ جاتا اور ارادہ کے ساتھ اوس جگہ پہونچکر سزا دیتا تھا اور کہتا تھا کہ علاج واقعہ پیش از وقوع بایدکرد ـــ اور صحت حواس وغیرہ مین جیسا موصوف تھا وہ ذکر صفت ۳۱ و ۳۲ کے بیان مین لکھا ہے ـــ

باب شانزدہم صفت حق شناسی مین

حق شناسی کے معنے ہین دنیا کو جھوٹھا اور سری پرمیشر کو سچ ماننا ـ ذکر مہاراجہ پرہلاد و ہیرنکشیپ راجہ کا ـ مہاراجہ ہرنکشپ نے اپنے بڑے بیٹے پرہلاد جی کو راج نیت پڑھانے کے واسطے

بچپن لا اونھون نے یہ علم کو دیکھہ کر صرف رام نام سے کام رکھا اور باقی علمون پر توجہ نہ کی ایکدن
ہرن کشپ نے امتحان کیا پرہلاد جی نے کہا کہ تمام بیدون اور شاستروں وغیرہ کا خلاصہ رام نام ہے
اوسکو مین نے یاد کیا ہے اور نو طرح کی بھگتی مری پرمیشر کی ہے وہ کام مین نے اختیار کیا —

۱ کانون سے پرمیشر کی کتھا سننا	۲ عقل سے پرمیشر کی کتھا سمجھنا	۳ پرمیشر کی کتھا زبان سے کہنا
۴ پرمیشر کی کتھا یاد کرنا	۵ پرمیشر کے چرن کمل پر پوجا چڑھانا	۶ پرمیشر کی استت کرنا
۷ پرمیشر کو اپنا مالک جاننا	۸ پرمیشر کو اپنا دوست جاننا	۹ پرمیشر کی راہ مین اپنا کو جان و مال سے نثار سمجھنا

یہ سنکر ہرن کشپ نے پرہلاد کو اوٹھا کر زمین مین ٹپک دیا اور کہا کہ ہمارے دشمن دیوتاؤن نے
اسکو خراب کر ڈالا ہے کسیطرح کی تکلیف دیکر اسکی عادت چھوڑانا چاہئے اوسکے واسطے ہاتھیون کے
پاؤن کے نیچے دیوایا پہاڑ سے زمین پر گرایا آگ مین جلایا پانی مین باندہ کر ڈبوایا کہانے مین زہر
دیا زہریلے ناگون اور بچھوون سے کٹوایا بہت دن کہانا نہ دیا منترون کا پریوگ کیا لیکن
پرہلاد جی نے صرف پرمیشر سے کام رکھکر اپنا طریق نہ چھوڑا جسکی بدولت پرمیشر کے بھگتون مین
بھگت راج کہے گئے —

باب ہفتم صفت فرمانروائی مین

فرمانروائی حکم جاری کرنیکو کہتے ہین اور فرمانروا یعنے بادشاہ سچا وہ ہے جسکا حکم نہ روکے
— ذکر مہاراجہ پریہ برت سرشٹ کرتا راجہ کا — مہاراجہ پریہ برت نے جو رتھ رات کے اندھیرا
مٹانے کو بنایا تھا اوسکے نشان سات مرتبہ پہیہ کی آمدرفت سے سات دیپ یعنے ٹاپو ہوگئے
ہر ایک کے ساتھ سمندر بن گئے تھے جسکا ذکر صفت ۲ کے بیان مین لکھا ہے اونکو دیکھہ
کر تجویز کیا کہ ساتون سمندر مین صرف خالی پانی رہنے سے کچھہ کام نہین ہے چیزوہ چاہئے
جس سے ہماری رعایا عمدہ عمدہ اشیا کو آسانی پاوے اور حکم دیا کہ ایک سمندر مین نمک
ہوجاوے اور دوسرے مین میٹھا رس اونکھ کا ہے اور تیسرے مین دودھ اور چوتھے مین دہی
اور پانچوین مین میٹھا پانی اور چھٹوین مین گھی اور ساتوین مین شہد وہ سب انہین
چیزونکے ہوگئے اور ساتون دیپ کے گرد موجود ہے نام ساتون دیپ کا۔

۱ جمبو دیپ	۲ پلکچہ دیپ	۳ شالملی دیپ	۴ کش دیپ	۵ کرونچ دیپ	۶ شاکہ دیپ

پہونچکر دیپ ہے۔

ذکر مہاراجہ پرتھو راجہ پرپہ برت کے خاندان والے کا۔ مہاراجہ پرتھو نے اپنے عہد سلطنت مین زمین کو حکم دیا
کہ تمام انسان اور حیوان کی غذا پیدا کیا کرے تب سے ہر قسم کے غلہ وغیرہ کی پیدائیش ہونے لگی اور جتنے کہ جیو اوسکے
زمین واسطے رزق ہر ذیحیات ہوئی اور انتظام اسکا صفت ۲۲ کے بیان مین لکہا ہے۔

ذکر مہاراجہ ہیرن کشپ ویتہ بنسی راجہ کا۔ مہاراجہ ہیرن کشپ نے اپنے عہد سلطنت مین زمین کو حکم دیا
جو کسان کسی قسم کا غلہ فصل بے فصل کا تجہہ سے مانگے اوسکو اوسیوقت دیا کرو اور ایک دفعہ کی تخم ریزی
سے اکیس مرتبہ تک غلہ پیدا ہوکر کاٹا جاوے اور ندیون کو حکم دیا کہ دودہ دہی شہد گڑ غلہ یا پیپے
مین صرف خالی پانی نہ بہین اور پہاڑون کو حکم دیا کہ ہیرا پنا وغیرہ جواہرات ہمارے واسطے پیدا کرو
اور جنگلون سے کہا کہ ہاتہی وغیرہ جانور موجود کرو یہہ سب تعمیل حکم کرنے لگے اور ایکدن تخت سلطنت
پر بیٹہا تہا اور بادل آسمان مین زور سے گرجا اوسکو بے ادبی سمجہہ کر سزا دی اور حکم دیا کہ تخت سلطنت
کے سو کوس گرد مین کبہی نہ بولنا اوسوقت سے آج تک ملتان مین بادل نہین گرجتا ہے۔

ذکر مہاراجہ راون لنکا پوری والے کا۔ مہاراجہ راون نے اپنے عہد سلطنت مین سانپون سے حکم دیا
کہ اپنے اپنے سرون کی جواہرات جو بہت آبدار و روشن ہوتی ہین اونکو اپنے سرون کے اوپر رکہہ کر یہان
ہمارے مکانات مین کہڑے رہین جس سے شمع و شعلہ ان روشنی رہے اور کوئی سانپ زمین مین [illegible]
ہوکر نہ چلے مین پیڑہی چال کا چلنے والا نہین رکہون گا اور ہوا کو کہا کہ ہمیشہ ٹہنڈی اور آہستہ اور خوشبو
چلے تیز اور گرم اور بو دار نہ چلے اور ماہتاب کو حکم کیا کہ رات کے وقت برابر پورا ہوکر نکلا کرے
جسمین کبہی اندہیرا نہو اور آفتاب کو حکم کیا کہ سخت دہوپ کبہی نہو ملائم دہوپ جس سے تکلیف نہو
ہوا کرے اور دیوتاؤن کے بادشاہ اندر کو حکم دیا کہ اپنی پہلواری سے کلپ برچہہ کے پہول روز
بہیجا کرے یہہ سب تعمیل ہوتی رہی۔

ذکر مہاراجہ دلیپ سورج بنسی راجہ کا۔ مہاراجہ دلیپ نے حکم کیا کہ میرے عہد سلطنت مین چوری نہو
اور زبردست زیردست کو نہ مارے کیونکہ یہی سلطنت وہی ہے جہان یہ دونو کام نہون اور [illegible]
دیپ کو چوری سے ایسا پاک کیا تہا کہ بید وشاستر مین چوری کی لفظ لکہی دیکہہ کر تعجب کرتے تہے کہ زمین ہو یا تہا کہ چوری
کس طرح کا فعل ہے اور شیر گائے برابر رہتے تہے اور شیر کی مجال نہتی کہ گائے کو دیکہہ سکے ——

باب پانچوان صفت شجاعت مین

شجاعت کے معنے بہادری ہین یعنے حق کام پر اپنی جان کا خوف نہ کرنا - ذکر ہرن ناچھ وتیر بنسی راجہ کا — ہرن ناچھ کشیپ جی کا لڑکا ہرن کشپ وتیر کا بھائی ہے اسنے پہلے امراوتی جو دیوتاؤن کو بھگایا اور سمندر مین چھپا تب کر برن جی سے لڑنے گیا اونھون نے ضعیفی کا عذر کرکے لڑائی نکی وہان سے لوٹکر ناردجی سے پوچھا کہ میری قوم کے دشمن دیوتا کہان ہین اون سے لڑائی چاہتا ہون ناردجی نے کہا کہ پاتال کے نیچے رساتل ہو وہان دیوتاؤن کے مددگار پرمیشر کا اوتار ہے باراہ جی ہین جو پاتال کمر دستے ہین کو سر چھپر زمین کو اپنے ایک دانت پر رساتل سے اوٹھائے پانی پر سے لیے آتے ہین اون سے تمہاری لڑائی ہوگی وہان پر جاؤ یہہ سنکر اوسیوقت رساتل مین پہونچکر لڑنا شروع کیا اور ایسے ایسے گدا باراہ جی پر مارے کہ سودرسن چکر وغیرہ ہاتھ سے چھوٹ کر علیحدہ ہو گئے اور باراہ جی کے ہاتھ سے مارا گیا

ذکر ہرن کشپ وتیر راجہ کا - ہرن کشپ نے جب سنا کہ ہرن ناچھ کو باراہ جی نے مارا اپنا گرز لیکر اوٹھا اور کہا کہ جہان وشن بھگوان ملین گے اونکو زندہ نہ چھوڑون گا اور جھپر سا مدرست لوک بیکنٹھ جہان بھگوان رہتے ہین وہان جاکر تلاش کیا بھگوان نے دیکھا کہ ابھی اسکے مرنے کا وقت نہین ہے اور کہہ ورن ہیزتک لڑائی کرنا پڑیگی اور سوا اسکے کہ اور جگہہ چھوڑکر اسکے جسم مین گھسکر قیام کیا جاوے اور کسیطرح پناہ نہین ہے اور ہرن کشپ کے جسم مین سما گئے جسوقت ہرن کشپ نے بھگوان کو نہین پایا لوٹ کر کہا کہ افسوس میرا دشمن بنے مارے مر گیا مجھکو اوسکے مارنے کی آرزو باقی رہگئی

ذکر بانا سر وتیر بنسی راجہ کا - بانا سر کے ہزار ہاتھ تھے اور شوسیر پہاڑ کے دکھن طرف سونت نگر مین تخت گاہ بنا کر سلطنت کی جسوقت لڑائی کرنے کیواسطے دیوتاؤن کی طرف متوجہ ہوا وہ سب بھاگ گئے تب مہری مہادیو جی کے پاس جاکر کہا کہ مجھکو آپ نے ہزار ہاتھ دیے اوسکی زور آزمائی کے واسطے مین تھامنے والے ہاتھیون کے پاس گیا اونھون نے سامنا نہ کیا اور پہاڑ وغیرہ کا ارادہ میری سختی کو اوٹھا نہ سکے ایک بے حقیقت ملایم چیز کی طرح مل گئی اور جبکو لڑنیوالا نہین ملتا ہے اسوجہہ سے میرے ہاتھ کھجلاتے ہین اور ناحق بوجہہ ہین آپ دیا کرکے کسی جگہہ میرے ساتھ کا لڑنیوالا بتا دیجیے مہادیو جی نے کہا کہ ایک لڑنیوالا تجھکو ملے گا خاطر جمع رکھہ باناسر نے کہا کہ کب ملے گا مہادیو جی نے کہا کہ جسدن تیرا ایہرہ ور عدالت کا بیرون ہوا زمین مین گر پڑے اوسی مہینہ مین تیرے ساتھ لڑائی ہوگی

بانا سر بہت خوش ہوا اور مکان پر آ کر نوکرون کو حکم دیا کہ اس بیر بہوٹی کو منگا ور رکھو کہ خود بخود دلب کرتا ہے تعمیل اوسکے نوکرون نے لگاہ بانی شروع کی اتفاق ایک دن بدون ہوا وہ بیر بہوٹی اگر نوکرون نے جا کر راجہ عرض کی بانا سر بہت خوش ہوا اور مہادیوجی کے پاس جا کر اوسکی اطلاع دی مہادیوجی نے کہا کہ خوب فوجین طیار کر بڑے بہادر اور زوروارسے تجھکو لڑنا پڑیگا اوسی عرصہ مین سری کرشن چندر کے پوتا انرودہ جی سونت نگر مین آ کر بانا سر کے پاس قید ہوگئے اسکی خبر پاکر سری کرشن چندر بارہ اچھوہنی دل فوج سے بانا سر پر چڑہائی کی اور بانا سر بھی بارہ اچھوہنی دل فوج لیکر شہر سے باہر مقابل ہوا سری کرشن چندر سودرسن چکر سے بانا سر کے ہاتھ کاٹنا شروع کئے جب چار ہاتھ باقی رہے اور بانا سر لڑائی سے خوب آسودہ ہو گیا تب مہادیوجی نے آ کر بانا سر کو چھوڑا دیا اور انرودہ جی کو سری کرشن چندر کے ساتھ کر کے لڑائی موقوف کرادی — ذکر بھیکم تپامہ چندربنسی راجہ کا — ایک مرتبہ پرسرام جی چھتریون کو مارتے ہوئے بھیکم تپامہ کے پاس پہونچے اور کہا کہ ہم وہ پرسرام ہین جنہون نے اکیس ۲۱ مرتبہ چھتریون کو مار کر دنیا کو صاف کیا ہے بھیکم تپامہ نے کہا کہ مہاراج اوسوقت ہم نہین تھے اب ہم ایک چھتری موجود ہین ہم کو مارو تو سب چھتریون کا مارنا صحیح سمجھا جاویگا اور لڑائی شروع کی اوسمین پرسرام جی کو سوا ئے بھاگنے کے اور کسیطرح بچاو دیکھنے نپڑا لڑائی چھوڑکر بھاگ گئے —

باب نوز دہم صفت اقبال مین

اقبال اسکا نام ہے کہ اپنے کرنے سے اور بدون اپنے کئے خاطرخواہ کامون کا سرانجام بدرجۂ خوبی ہو جاوے — ذکر ہرن کشب وتیربنسی راجہ کا — ہرن کشب جسدن رات کیوقت اپنی کچہری مین تجویز کرتا تھا کہ کلمۂ فلان سمت کو دورہ کرنا ہے اوسوقت بڑے بڑے دیوتا اوس سمت کو تعظیم سے نمسکار کرکے پہلے سب سڑکین صاف اور پانی سے چھڑکتے تھے اور بعد اوسکے سڑک پر پھول بچھاتے تھے جسمین صبح کی وقت راجہ اسی ٹھنڈہی سڑک پر آمد رفت کرے —

ذکر مہاراجہ بے روچن وتیربنسی راجہ کا — مہاراجہ بے روچن ایسے بلند اقبال ہوے کہ ہمیشہ اپنے مخالف دیوتاؤن پر ظفریاب ہوتے تھے اور انکے حملہ سے کوئی دیوتا بھاگ نہین سکتا تھا —

ذکر مہاراجہ امبرکھیہ سورج بنسی راجہ کا — مہاراجہ امبرکھیہ کے عہد سلطنت مین ہری

سری بہرشٹیر نے سودرسن چکر کو حکم دیا کہ تم مہاراجہ کے سامنے حاضر رہا کرو اور جو مخالف مہاراجہ کا ہو اوسکو مار و جسوقت دوربا سا کھہ سراپ سے ایک صورت خراب راجہ کو مارنے دوڑی سودرسن جی نے اوسکو ہلاک کر ڈالا اور دوربا سا رکھہ کو تمام دنیا مین پھیرا کر مہاراجہ کی قدمون مین گرادیا۔

ذکر مہاراجہ رگھو سورج بنسی راجہ کا ---- مہاراجہ رگھو کے عہد سلطنت مین برتن نو من کے برہمن کوتس جی کو چودہ کرور اشرفیان اپنے گور دچھنا دینے کے واسطے مانگنے گئے اور مہاراجہ رگھو بسوجت جگ کرکے تمام سامان سلطنت کا دان کرچکے تھے مٹی کے برتنون مین رفع ضروریات کرتے تھے اس حال کو دیکھہ کر کوتس جی نے سوال نہ کیا آشرباد دیکر چلنا چاہا مہاراجہ نے پوچھا کہ برہمن کچھہ کہے آپ کیون لوٹتے ہو جو کچھہ کہنا ہے اوسکو کہہ دینا چاہئے اونھون نے کہا کہ مین جب گورو جی سے چودہ ودیا پڑہ چکا تب اونھون نے حکم دیا کہ چودہ کرور اشرفیان گور دچھنا دیکر جا اوس کے واسطے مین آپکے پاس آیا تھا لیکن میری کم نصیبی کہ بوقت افلاس آپ کی پاس گیا ہے کہ مین آپ سے کہون اور آپ دیوین مہاراجہ نے کہا کہ میرے پاس دولت کا ہونا ظاہر ہے مگر آپ ٹھہرئے مین بندوبست کرتا ہون جب نہ مل سکیگا لوٹ جانا اور تجویز کیا کہ ہم مہاراجہ تین لوک کی کہلاتے ہین اور کوبیر جی دولت کے مالک ہین اونسے لیکر برہمن کو دینا چاہئے اسیر کوبیر جی نے رات کیوقت اشرفیان برسانا شروع کین یہان تک کہ تمام اجودھیا اشرفیون سی بھر گئی صبح کیوقت خزانچیون نے عرض کی کہ مہاراجہ کوٹھیان اشرفیون سے رات کیوقت خود بخود بھر گئی ہین اور ہر جگہہ راہ مین اشرفیان ڈھیر ہین کہا چودہ کرور کی دس گونہ یعنے مالغ ۱۴۰ کرور اشرفیان کوٹھی سی انکو دیجاوین اور بار برداری کا بندوبست ہوا اور جو اشرفیان راہ مین پڑی ہین وہ ہمارے خزانہ کیواسطے جمع کیجاوین اور جو مکانات رعایا مین اشرفیان ہین یہہ سب مکان والون کو معاف۔

باب بستم صفت طاقت واری مین

طاقت زور کو کہتے ہین جس سے طرح طرح کے مشکل کامون کا سرانجام ہوجاے۔

ذکر مہاراجہ راون لنکاپوری والی کا راون کو شیوجی کا بڑا بھگت تھا جب پاربتی جی ہمانچل پہاڑ پر ہوتین اور شیوجی کیلاس پر ہوتے تب دونو پہاڑونکو ہاتھہ سے اوٹھا کر شیوجی اور پاربتی جی کا پوجن کرتا تھا۔

ذکر ہاسر وتیہ بنسی راجہ کا جسوقت با اسر اپنے ساتھ اڑنیوالے کی تلاش کی اور کوئی نہ ملا تب پہاڑون کو دیکھکر اندازہ کیا کہ یہہ بہت بڑے مضبوط بیٹھے ہین اور کسی کو ہلانے لایق نہین ان پر زور آزمانا چاہیے اور پہاڑون پر ہاتھ مارا کتنے پہاڑ اوکھڑ گئے اور کتنے پہاڑون کو ہاتھ سے مل ڈالا

ذکر مہاراجہ سگر کے ساٹھہ ہزار لڑکون کا — جسوقت مہاراجہ سگر کے اسوچمید جگ مین اندر نے گھوڑا چورا کر کپل دیوجی کے پاس پاتال مین باندہ دیا تھا اوسوقت ان لڑکون نے چارون طرف سے زمین کھودنا شروع کیا ایک ہاتھ سے چار کوس لمبی چوڑی گہری مٹی اوکھاڑی تھی جسکے چار سمندر آٹھ دیپ اس جمبو دیپ مین بن کر موجود ہین —

نام آٹھہ دیپ کا ۱ سورن پرستھ ۲ چندر سوکل ۳ آبرتن ۴ رمنک ۵ مندرہرن ۶ پانچ جن ۷ سنگھل ۸ لنکا —

ذکر مہاراجہ بھرتھہ چندر بنسی راجہ کا — مہاراجہ بھرتھہ لڑکپن مین جب جنگل کی طرف توجہ فرماتے تھے تو شیر کو ہاتھ سے پکڑ لاتے تھے اور کہتے تھے کہ ہتھیار سے جانور کا مارنا یا پھندے مین پھنسانا زور کا کام نہین ہے زور اسکا نام ہے کہ مخالف کے خاطر خواہ زور کا متحمل ہو کر اوسکو مغلوب کر دے اور حیوانون سے زیادہ انسان مین طاقت نہوئی تو زور کی صفت سے موصوف کیون ہوتا —

ذکر بھیم سین چندر بنسی راجہ کا — بھیم سین جسوقت اپنا گدا ایکبار اوٹھاتے تھے اوسوقت زمین ہلتی تھی اور سیس جی کا پھن شکست ہوا جاتا تھا اور سب پہاڑ کانپتے تھے اور اچھل کود مین پانون کی ہوا سے چار چار کوس کے درخت اوڑ جاتے تھے اور مہابھارتھ مین ساٹھہ ہزار ہاتھیون کو پکڑ کر آسمان مین پھینک دیا جو ہوا مین پڑ کر آج تک ہزارون برس کے مردہ پھرا کرتے ہین اور زمین پر نہین آ سکتے ہین

باب بست ویکم صفت یادداشت مین

یادداشت کے معنے ہین یاد رکھنا اور دیدہ و شنیدہ معاملات کو کبھی فراموش نہ کرنا —

ذکر مہاراجہ بھرتھہ پرمیرت راجہ کی خاندان والے کا — مہاراجہ بھرتھہ کا نام تیسرے جنم مین جڈ بھرتھہ ہوا اور جو حال تینون جنم کا تھا سب بالکل یاد رکھتے تھے ایکمرتبہ راجہ رہوگن جو کہ ہونہار اکپل دیوجی کے پاس گیان پوچھنے جاتا تھا راہ مین اوسکی پالکی اوٹھانے کو بیگار پکڑے گئے جب پالکی اوتری اور راجہ نے گفتگو کی تب ہر طرح کے جواب سے راجہ کو مطمئن کر کے اپنا حال بیان کیا کہ مین وہ راجہ بھرتھہ ہون جنکا نام

اجیا بچہ کھنڈ کا نام بھرتھہ کھنڈ ہو گیا اور یہین پہلے راج کرتا تھا بعد اوسکے راج چھوڑکر کنڈکی ندی مین بدیا دہر کنڈ پر بیٹہا کی وہان ایکدن ہرنی کے پیٹ کا بچہ شیر کی آواز سے پانی مین گر پڑا اوسکو اوٹھا کر ایسی محبت سے پرورش کیا کہ مرنے پر کالنجر پہاڑ کا ہرن ہوا وہان خشک پتہ اور خشک گہاس سے گذر کرکے پھر بدیا دہر کنڈ مین آیا اور ہرن کا جسم چھوڑکر انگرا برہمن کے گھر مین پیدا ہوا جسم اب موجود ہے یہان بہی چرم ہنسی مت رکھتا ہون کہ دنیا کی سب چیز جہوٹھہ ہی اور مری پر مشیر سچے ہین۔

باب بست و دوم صفت مختاری مین

مختاری کے معنے ہین ہر کام مین با اختیار ہونا

ذکر ہرن کشب دینت کا۔ راجہ ہرن کشب نے اپنی ریاضت شاقہ سے اختیار حاصل کیا تھا کہ برمہا جی کی پیدایش مخلوقات چوراسی لاکھہ قسم کی ہوئی ہی اونسے مارے نہ مرون اور نہ دنکو مرون نہ راتکو مرون ورنہ گہر مین مرون نہ باہر مرون نہ ہتیا نین مرون اور نہ زمین مین مرون اور سات دیپ مین اکیلا بادشاہی کرکے خاطر خواہ سب کام کرتا رہون اور ہر طرحکی صورت بنا لینے کا اختیار تھا بادشاہت کے کام مین راجونکی صورت رکھتا تھا اور لڑائیون کیوقت مین نہایت خوفناک صورت بن جاتا ہکیرتہ اسنے اور ہرن ناچہ اسکے بہائی نے ایسا جسم اپنا لمبا چوڑا کیا کہ سورج منڈل جو چوراسی لاکھہ جوجن کوس زمین سے اونچے ہے وہ انکی کمر برابر ہوا اور سیمولوک کا آنا جانا روز کا کام بطور سیر کے تھا۔

ذکر بہیکہم پتا مہہ چندربنسی راجہ کا۔ بہیکہم پتا مہہ کو اختیار تھا کہ جب چاہون مرون اور جب تک نہ چاہون نہ مرون جسوقت مہابھارتھہ مین لڑائی کرکے گرے اون دنونمین دچھنا ین سورج تہا کہا کہ ابھی نہ مرونگا جب اوترا ین سورج مکر راس کی ہووینگے تب مرینگے اور یہی کیا کہ جب تک دچھنا ین سورج رہے تب تک اوسی جگہہ بانون کی سیج پر آرام کیے رہے اور جسدن اوترا ین سورج مکر راس کے ہوئے اوسیدن سورگ کو چلے گئے۔

باب بست و سوم صفت تمیز مین

تمیز کے معنے ہین ہر کام کو عمدگی اور سلیقہ سے انجام کرنا

ذکر مہاراجہ ہر کیہہ سوج جنبی راجہ کا۔ مہاراجہ ہر کیہہ نے برہمن کی گاؤ ان کیواسطے اپنی چہپا سکہہ کر گوتو خاطر خواہ قیمت دیکر بہم پہونچائیں جن گو دان نے ایکمرتبہ بچہ دیا تھا اور دودہ سے بہری بچہ سمیت دودہ دیتیا۔

اور سونے کی سینگ و چاندی کی سم منڈھے دوشالہ پیٹھ پر پڑا موتیون سے دم کا گوچھا آراستہ دودہ کے واسطے پھول کا برتن ساتھہ اور باوجود اس کثرت کے سب لوازم ہر ایک گو کا برابر قیمت بنوایا کہ جسمین ایک رتی کا فرق کمی بیشی نہ تھا۔

باب بست و چہارم صفت خوبصورتی مین

خوبصورتی کے معنے ہین اچھی صورت رکھنا جسکو دیکھہ کر انسان بیگانہ فریفتہ ہوجاوے

ذکر مہاراجہ پورورواچندربنسی راجہ کا۔ مہاراجہ پورورواپراگ مین تخت نشین ہوئے اور ایسے خوبصورت تھے کہ انکی وضعداری کا حال نارد جی سے سنکر اوربسی اپسرا اندر وغیرہ دیوتاؤن کو چھوڑ دیا اور سورگ سے یہان آکر رہ گئی جس سے چھہ لڑکے پیدا ہوئے

باب بست و پنجم صفت مستقل مزاجی

مستقل مزاجی کے معنے ہین مصیبت کی وقت مین مضطرب نہونا

ذکر مہاراجہ کوبلیاشو سورج بنسی راجہ کا۔ مہاراجہ کوبلیاشو نے اپنے عہد سلطنت مین کوئی دانو وغیرہ تکلیف دہندہ خلایق کو باقی نہ رکھا ایکمرتبہ آوت تنگ مین بارہ دہار ویس جو ہین ہرا مہاراجہ کے پاس آئے اور کہا کہ آپ نے اپنے راج مین تکلیف دہی کی رسم مٹادی مگر دہوندہ دانو نہایت زبردست بارہ وار ویس مین زمین کے نیچے ہمیشہ سویا کرتا ہے اور بعد ایک سال کے ایکدن اوسکے ہشیار رہنیکا مقرر ہے اوس دن مین چند روز تک کہ آدمی جانور درخت کو اپنی دم سے کھینچ لیتا ہے اور کسیکی طاقت نہین ہے کہ اوسکو مار سکے مہاراجہ نے یہہ حال سنکر معہ اکیس ہزار اپنے بیٹون کی بارہ وار ویس کی طیاری کی اور مقام پر پہونچکر دہوندہ دانو کے سامنے کھڑے ہوئے دانو نے اوٹھکر مہاراجہ کیطرف ایک دم چھوڑا اوس سے اکیس ہزار بیٹون مین بیس ہزار نوسو ستانوے جل کر خاک ہو گئے صرف تین بیٹے اور مہاراجہ باقی رہے مگر مہاراجہ نے مستقل مزاجی کچھہ خیال نہ کیا لڑائی کر کے دانو کو مار ڈالا جس کے باعث سے مہاراجہ کا دوسرا نام نام دہوندہ مار ہوا۔

باب بست و ششم صفت نرم دلی مین

نرم دلی دل کی ملایمت کو کہتے ہین جو کسیکی تکلیف دیکھہ نسکے

ذکر مہاراجہ اتتھ جی رگھونبسی راجہ کا ۔ مہاراجہ اتتھ جی نے حکم دیا کہ ہمارے عہد سلطنت مین کوئی کسیکو تکلیف نہ دے اور بیلون سے کام نہ لیا جاوے اور نہ گو دین دوہی جاوین اور طوطا مینا وغیرہ جانور جو آسمیون کے ہاتھ مین قید کئے جاتے ہین انکو کوئی نہ پکڑے اور سب کا رنج جو دوسرے کی وجہ سے ہوتا ہے مٹا دیا ۔

باب بست و ہفتم صفت الو العزمی مین

الو العزمی طبیعت داری کو کہتے ہین جو طرح طرح کی چیزین ایجاد کرے اور مشکل سے مشکل کام کا سرانجام واسطے آسایش خلق کے کردے

ذکر مہاراجہ پیریبرت راجہ کا مہاراجہ پیریبرت ذات ایک پدم دس کرور برس راج کی اور اپنے عہد سلطنت مین تجویز کیا کہ میرے وقت مین کوئی آفت ارضی وسماوی جس سے تکلیف خلایق کو ہوتی ہے نہونا چاہئے اور دنیا سے آفت کی رسم مٹا دی اور یہہ کہا کہ چار پہرون کی بعد رات ہوجاتی ہے اور آفتاب کے نہونے سے جہان تاریک معلوم ہوتا ہے اور مین نے ہر طرح کے عیب دنیا کی صفائی کردی ہے یہہ اندہیرا بھی دنیا سے مٹا دینا چاہئے اور جیسا رتھ سورج نارائن کے پاس ایک پہیہ والا سات منو جو گھوڑے ارادہ کے چلنے والے چلاتے ہین بہ تدبیرات مناسب بنایا اور اوسی قسم کی گھوڑے منگوا کر اوسمین لگائے اور بہ نفس تمام کیوقت اوس پر سوار ہوکر تمام دنیا کا دورہ سات مرتبہ شروع کیا اوسکی روشنی دن کیطرح رات بھر پھیلی رہتی تھی اندہیرا نام کو نہ دیکھنے پڑتا تھا اور سات مرتبہ کی آمد رفت پہیہ سے سات دیپ اور سات سمندر بن گئے جن دیپون اور سمندرون کا نام بیان صفت دان مین لکھا ہے

ذکر مہاراجہ پرتھو راجہ پیریبرت کے خاندان والے راجہ کا مہاراجہ پرتھو ذات نے اپنے عہد سلطنت مین اندازہ کیا کہ زمین پر نشیب و فراز ہے اور آبادی زمین کے خلاف ہے یعنی جسکو جہان رہنا چاہئے وہان نہین رہتا ہے اور پیشہ جدا جدا نہین ہے یہہ سب کام ہونا چاہئے اور جہان سے آفتاب نکلتا ہے اور جہان غروب ہوتا ہے وہانتک سب زمین کو برابر ایک تختہ مسطح کردیا اور دس طرح کی آبادی زمین پر کی ۱ گانون ۲ پور ۳ شہر ۴ قلعہ ۵ پورہ ۶ گوسالہ ۷ چھاونی ۸ کہان ہر چیز کی ۹ کھیت والے مکان ۱۰ پہاڑ کی کھاڑی کے مکان ۔ گانون اوس آبادی کو کہتے ہین جسمین آبادی ہو اور بازار نہو اور پور اوس آبادی کو کہتے ہین جہان آبادی

معہ بازار ہو اور جہان بہت بازار ہون اوس آبادی کو شہر کہتے ہین اور جس جگہ لڑائی کا سامان
اور حاکم وقت رہے وہ قلعہ ہے اور جس جگہ امیر رہتے ہین وہ پوروہ ہے اور گوسالہ طویلہ فیلخانہ
وغیرہ جانورون کے رہنے کے مکان کو کہتے ہین اور کھان اوس جگہ کو کہتے ہین جہان سونا چاندی
جواہرات یا کسی قسم کی چیزون کا ہجوم ہو اور جسجگہ صرف کھیت والے رہتے ہین وہ کھیتون کے
چھپر ہین اور پہاڑ کی کھاڑیون مین جو شکاری وغیرہ رہتے ہین وہ پہاڑی آبادی ہے —
اور تمام رعایا کو بولا کر ہر ایک کا پیشہ جدا جدا اور سب کی معاش آدمی ذریعہ سے مقرر کر دیا
جسکی وجہ سے ہر قسم کا پیشہ جات اور دستکاری کامون مین طرح طرح کی ایجادون کی صورت
اور دنیا کا فروغ قایم ہے اگر کوئی چاہے مہاراجہ پرتھو کے وقت کی نئی ایجادون کی تعداد
لکھے تو کہان تک لکھے بے شمار چیزیں ہے اور جو کچھ ہے اونہین کا بنایا اور کیا ہے —

ذکر مہاراجہ پراچین برکھی پرتھو برت کے خاندان والے کا — مہاراجہ پراچین برکھی نے اندار
کیا کہ بید شاستر مین لکھا ہے کہ جگ کرنے سے زمین پاک ہوتی ہے اور مین اس زمین کا چکرورتی راجہ
ہون اور میرے عہد سلطنت مین جگ ہو کر تمام زمین پاک ہو جانا چاہیے اور ایک طرف سے
زمین پر جگ شروع کر کے ہر جگہ جگ کر ڈالی جس جگ کی بدولت ہر جگہ پر کش جتنا موجود ہے اور
سب کی جگ پوری ہوتی ہے —

ذکر راجہ راون لنکاپوری والے کا — راون نے اپنے عہد سلطنت مین تجویز کیا کہ دیوتاون کے
پاس بیمان ہے جو اپنے ارادہ پر ہوا مین چلتے ہین اور مین مہاراجہ ہون میری گھر مین ہر قسم کی چیز چاہیے
اور الکاپوری سے کوبیر جی کا بیمان لا کر موجود کیا اوس پر سونا لگتا تھا اور لمبائی چوڑائی
اسکی چار چار کوس تھی اور چاہے جسقدر آدمی وغیرہ سوار ہوتے مگر ہمیشہ جگہ خالی پڑی رہتی تھی
اور کسی بوجہ سے چلنے مین معذور نہ تھا ہزارہا کوس کا آنا جانا مثل خیال کے کرتا تھا — اور ایک یہ
حکم دیا کہ جم پوری مین جو اٹھائیس نرگ بنے ہین انہین ضرور ہے کہ جاندارون کو اپنی گناہ کی وجہ سے
جانا پڑے اور نرک کی تکلیفات بہت سخت ہین اور کیسے ہی شاستر کے موافق نہین ہین اور بادشاہ ہونیکے
وقت مین ایسی قسم کے ناممکن کام ہو جانا چاہیے اور چوبیس نرک تڑوا چکا تھا کہ زندگی نے وفا نہ کی
چار نرک باقی رہ گئے اور راون کے مرنے سے پھر اٹھائیس کے اٹھائیس موجود ہو گئے —

ذکر چوبیسوین منو سوت منو سورج بنسی راجہ کا۔ مہاراجہ چوبیس سوت منو نے اندراز کیا کہ بانسر ور تالاب جو الکاپوری مین ہے اوسکا پانی صرف دیوتاؤن کے خرچ مین ہے ہمارے راج کا آدمی اور جانورون کو ملنا محال ہے ایسا چاہیئے بشسٹ جی مہاراج وہان جاکر یہان ندی نکال لاوین تعمیل اوس کے بشسٹ جی الکاپوری گئے اور بانسرور سے سرجو ندی جاری کروائے مہاراجہ نے حکم کیا کہ سب لوگ بلا مزاحمت اسکا پانی خرچ مین لاوین جوابتک کرو بار جاری ہے اور ہمیشہ کیواسطے ہر شخص کو واسطے آسایش دنیا و عقبے ہے —

ذکر مہاراجہ ریوت سورج بنسی راجہ کا۔ مہاراجہ ریوت نے اندراز کیا کہ ہمارے عہد مین کوئی جگہہ ویران نہ رہے اور ایسا انتظام کیا کہ کوئی جگہہ آبادی سے خالی نہ تھی تب حکم دیا کہ ہمارے بزرگ مہاراجہ سگر کے لڑکون نے جو زمین کھود کر سمندر کر دیا تھا اوسکو پٹواکر پھر زمین بنانا چاہیئے کیونکہ جب کا کھودنا ممکن تھا اوسکا پٹ جانا بھی ممکن ہے اور دوارکا پوری ۴۸ کوس کی لمبی چوڑی سمندر پاٹ کر آباد ہو چکا تھا جوابتک قایم ہے بعدہ حیات نے وفا نکی — ذکر مہاراجہ مرت سورج بنسی راجہ کا — مہاراجہ مرت نے اندراز کیا کہ طرح طرح کے جگ راجہ لوگ کیا کرتے ہین میرے وقت مین ایسی جگ کیجاوے جو کسی نے نکی ہو۔ اور اکیس ہزار برہمنون کا برن کر کے جگ شروع کرائی اور جتنے برتن جگ کرنے مین آتے ہین سب سونے کے منگوائے اور ایسا دہوم دہام سے آہوت دیوتاؤن کے نام پڑا کہ اندر وغیرہ دیوتا اپنا حصہ لیتے لیتے عاجز ہو گئے اور فی برہمن ایک ہاتھی اور ایک گھوڑا دس خدمتگار اور دس خدمتی عورت اور دس ہزار اشرفی جیسا کہ وید مین لکھا ہے مہاراجہ مرت نے اس سے کرور حصہ زیادہ دیا کہ وہ دولت بیشمار برہمنوں کے اوٹھائے نہ اوٹھ سکی جابجا پھینک دی جس دولت افتادہ سے دواپر جگ مین راجہ جودہشٹر نے کسیقدر اوٹھا کر اپنی جگ پوری کی —

ذکر مہاراجہ انسومان ولد لیپ بھاگیرتہ سورج بنسی راجہ کا۔ مہاراجہ انسومان نے کپل دیوجی بھگوان سے پوچھا کہ راجہ سگر کے ساٹھ ہزار پوتر جو آپکے سراپ سے جلکر خاک ہوئے ہین اونکی موکت کسطرح ہوگی کپل دیوجی نے کہا کہ انکی موکت ایک صورت سے ہوسکتی ہے کہ سری گنگا جی کو سورگ لوک سے جب کوئی اس مرت لوک مین لے آوے اوس سے یہ سب اور ہر طرحکے پاپی تر سکتے ہین مہاراجہ انسومان نے تجویز کیا

کہ یہہ کام مشکل ضرور ہے مگر اپنے راج مین ضرور لایا چاہیئے اور اپنی راج چھوڑکر اسکے واسطے تپسیا کی اور بعد اسکے مہاراجہ دلیپ نے اوراسی امید مین موت آگئی اور گنگا جی کا درشن ہنوسکا تب مہاراجہ بھاگیرتھ نے راج چھوڑکر تپسیا کی اوسوقت مہری پرشیشر نے گنگا جی کو دیا اوسکو سورگ لوک سے لاکر پتیو لوک کی پرتھوی کی شوکت کردیا ذکر مہاراجہ بھرتھ چندر بنسی راجہ کا۔ مہاراجہ بھرتھ نے اندر کیا کہ چار دانت والے ہاتھی جیسے دیو لوک مین ہین یہان نہین ہین اوراس کثرت سے جمع کیئے کہ اپنے جگ مین ۲۱ اکیس ہزار برہمنون کو فی برہمن ۱۴ چودہ لاکھ ۱۳ تیرہ ہزار اکسٹھ کا نوے ہاتھی دچھنا دیئے اور جو کام انھون نے کیے ہین اون کو کوئی راجہ نہین پہونچ سکتا ہے جیسے کسی آدمی کا ہاتھ آسمان تک نہین پہونچتا۔

باب بست و ششم صفت عاجزی مین

عاجزی کے معنے ہین اپنے بزرگ کا ادب کرنا جس سے بزرگون کی خوشی اور سعادت دوجہانی حاصل ہوتی ہی ذکر مہاراجہ انسومان سورج بنسی راجہ کا مہاراجہ انسومان نہایت باادب و عاجز تھے جو دیکھتا تھا خوش ہوجاتا ۔ جسوقت کپل دیوجی بھگوان راجہ سگر کے ساٹھ ۶۰ ہزار لڑکونکو جلاکر بیٹھے تھے اونکے سامنے کوئی دیوتا نہین جاسکتا تھا اوسوقت مہاراجہ انسومان پہونچے اونکے ادب لحاظ کو دیکھتے ہی کپل دیوجی خوشی سے پھول اٹھے اور وہ گھوڑا جو ساٹھ ہزار لڑکے مرنے پر نہ ملا تھا اور کوئی نہین لاسکتا تھا اوسیوقت دیدیا۔

باب بست و نہم صفت مروت مین

مروت کے معنے ہین نیک و بد اور دوست دشمن سے کسی کام مین انکار نہ کرے

ذکر مہاراجہ رگھو سورج بنسی راجہ کا ۔ مہاراجہ رگھو کو ایک گندہرپ نے ایک پھل دیا جسکے کھانے سے آدمی ۲۵ پچیس برس کا جوان بنا رہتا ہے اور بدن سے خوشبو آنے لگتی ہے مہاراجہ نے اوسکو دس برہمن کے پاس بھیجدیا جسکی ساٹھ ہزار رانیان مانگ رہین تھین اونسے خیال کیا کہ مہاراجہ نے رانیون کی وجہ سے تنگ ہوکر یہہ پھل بھیجا ہے عجب نہین ہے کہ اسکا پھل برعکس یعنی یہہ زہر ہو اور کھانیوالا مرجاوے اسواسطے خود نہین کھایا ایک بوڑھے معذور آدمی کو جو زیادہ زندگی سے تنگ تھا بلا استفسار کھلا دیا اور اوسیوقت اوسکے اثر سے دیوتا کیطرح ۲۵ پچیس برس کا جوان خوشرو ہوا اور بدن سے خوشبو آنے لگی تب برہمن نے بڑا افسوس کیا کہ مین نے ناحق مہاراجہ کو اپنا دشمن جانا مگر یہہ دولت بی بدل نہی ہاتھ آتی ہے

کرنی لگے مہاراجہ بڑے مروت والے ہیں تپسیہ جانے پر بہت غیب کا کچھ لحاظ نہ فرماکر دوسرا پہل
منگوا دیوینگے کیونکہ اونکے مزاج میں نا کرنے کی عادت نہیں ہے اور اپنی جگہہ سے چل کر مہاراجہ کے پاس
آیا اور اپنی کوتاہ اندیشی اور پہل کے نہ کھانے کا حال بیان کیا مہاراجہ نے سنکر کچھ نہ کہا کہا کہ وہ پہل میرے
راج میں نہیں ہوتا ہے بطور تحفہ میرے پاس دیوتاؤن نے بھیجا تھا وہان میرے ساتھ چلو میں لیکر دونگا
اور برہمن کے ساتھ انکا پوری دیوتاؤن کے مقام پر پہونچکر ایک پہل اوسکی درخواست کی دیوتاؤن نے
کہا کہ جنگل میں وہ پہل ہوتا ہے وہان جانے پر شاید ملے کہا کہ اچھا ہمکو ساتھ لیکر تلاش کرو
اور جنگل میں تلاش کرتے کرتے اوس برہمن کے عذاب کے بدلے میں اپنا کو اندہ تامسر نرگ میں
گرا کر سورگ کی راہ لی۔

باب بستم صفت دلخوشی میں

دلخوشی دل کے خوش رہنے کو کہتے ہیں یعنے ایسا ضابط نفس ہو کہ ہر حال میں خوش ہو کر شکر کرتا رہے
ذکر مہاراجہ ہرش چندر سورج بنسی راجہ کا ۔ مہاراجہ ہرش چندر ست دیپ کے مہاراج نے سواری
و سامان اسباب کے ساتھ اپنی مہارانی اور لڑکا سمیت چلے گئے اور بھنگی کے گھر میں فروخت ہو کر مرگھٹ کا
کام کیا اور اپنے لڑکا کا مرنا اور اپنی مہارانی کو قید ہو کر گردن مارے جانی کیواسطے آنا دیکھکر مگر ایشر کے
رضا میں راضی رہنے کے سوائے حرف شکایت زبان پر نہ آیا۔
ذکر میرودہج راجہ کا ۔ مہاراجہ میرودہج کے پاس ایک برہمن نے آکر سوال کیا کہ اپنا جسم آدہا
رانی اور لڑکے کے ہاتھ سے آرہ میں چروا دیوا اور چھاتی تک ارہ سے چروا کر پہر لینے سے انکار کی
مگر مہاراجہ نے سوائے دلخوشی کے کچھ نہ کہا۔

باب سی و یکم و سی و دوم صفت صحت حواس و تیزی اعضای ظاہری میں

صحت حواس کے معنے ہیں حواس خمسہ جسکو گیان اندری کہتے ہیں اونکا تیز ہونا۔
۱ کان جسکو قوت سامعہ یعنے نیک و بد آوازکی تمیز حاصل ہے۔
۲ آنکہہ جسکو قوت باصرہ یعنے ہر شے کے دیکھنے کی تمیز ہے۔
۳ ناک جسکو قوت شامہ یعنے ہر شی کی خوشبو بدبو کی شناخت ہے۔

۴ زبان جسکو قوت ذائقہ یعنے ہر شے لذیذ اور بے لذت کی سمجھ ہے۔

۵ ناطقہ جسکو شیرین و تلخ بات کہنے کی طاقت ہے۔

اور تیری اعضاء ظاہری کے جنمین پانچ کرم واسطے اندریون کا تیز ہونا۔

۱ جسم کی کھال جسکو قوت لامسہ یعنے گرم سرد پہچاننے کی تمیز ہے۔

۲ ہاتھ ہر طرحکے کام دستکاری وغیرہ بنانے کی طاقت رکھتا ہے۔

۳ پانون جسکو خوش خرامی و رفتار کی طاقت ہے۔

۴ مقام بول جسمین ہر سون سکے واسطے رفع ضرورت کی طاقت ہے۔

۵ مقام براز جسکو اپنے وقت معینہ اور بے وقت معینہ ہزارون برس پہلے کے واسطے رفع ضرورت کی طاقت ہے

ذکر مہاراجہ ارجن چندربنسی راجہ کا۔ مہاراجہ ارجن جسکو سہسرا باہو کہتے ہین اسمین یہ سب صفات بدرجہ کمال حاصل تھین۔ کانونمین ایسی قوت سامعہ زبردست رکھتا تھا کہ ساتو دیپ مین جو کوئی بات کہتا تھا اوسکو سن لیتا اور آنکھ سے ساتو دیپ کا حال دیکھتا تھا اور ناک مین قوت شامہ ایسی تھی کہ ہر جگہ کی خوشبو اور بدبو والی چیز پہچان لیتا تھا اور زبان مین قوت ذائقہ ایسی تھی کہ سیکڑون چیز ملا کر جو کھانا بنایا جاوے اوسمین ہر شے کی نفاست و غلاظت بتا دیتا تھا اور نطق مین ایسی تاثیر تھی کہ جسکو شیرین کہتا تھا وہ خوش ہوجاتا تھا اور جسکو تلخ کہتا تھا اوسکی زندگی تلخ ہوجاتی تھی اور کھال جسم مین اسقدر گرم سرد پہچاننے کی تمیز تھی کہ چار کوس کی گرم سرد ہوا پہچان لیتا تھا اور ہاتھ سے ہر طرحکا کام بنا لیتا تھا ایکمرتبہ سمندر کی پانی اولٹے سہائی کو ہاتھ لگایا وہ دریا آج تک اولٹی بہتی ہے اور پانون مین طاقت تھا ایسی تھی کہ جس جگہ چاہے ہزارون کوس ایکدم مین چلا جاوے اور مقام بول و مقام براز مین اس درجہ کی طاقت تھی کہ اٹھائیون دن اور برسون کی معیاد لگانے مین انکی ضروریات ضرور نہین کرسکتی تھین اسوجہ سے اسکے عہد سلطنت مین جس جگہ کوئی شخص گناہ کرتا اوسکی سزا اوسی جگہ پہونچکر دیتا تھا اور عقل کا حال صفت نیند ہوین کے ذکر مین لکھا گیا ہے کہ کوئی دلمین ارادہ گناہ کا کرتا تھا اوسکی شناخت عقل سے کرکے تدارک کرتا تھا اور کسیکو مجال نہ تھی کہ ظاہر یا باطن جسکوئی گناہ کرسکے ذکر مہاراجہ ششی چندربنسی راجہ کا۔ مہاراجہ ششی کے ہاتھ مین یہ اثر تھا کہ جس بڈھے آدمی کے سر پر ہاتھ رکھدیتے تھے وہ جوان ہوجاتا تھا جسکی وجہ سے ضعیفی دنیا سے

غائب ہو گئی تھی۔

باب سی و سوم صفت حصول نعمات مین

حصول نعمات کے معنے ہین ہر قسم کی اشیائی خوردنی و پوشیدنی کا حظ حاصل کرنا ذکر مہاراجہ نہوکہ چندر بنسی راجہ کا۔ مہاراجہ نہوکہ نے انداز کیا کہ سورگ لوک کی نعمات اس جسم سے کیون نہین لتی ہین کیا یہہ جسم اوس نعمت پانی کا مستحق نہین ہے اور سورگ لوک مین پہونچکر دس ہزار برس تک ہر قسم کی نعمات کا حظ اسی جسم سے حاصل کرتا رہا۔

باب سی و چہارم صفت وزن داری مین

وزن داری کے معنے ہین کہ کوئی سبک دنیا مالیم دبے اثر نہ کہے اور نہ کوئی فعل بے مطلب کرے ذکر مہاراجہ اندر سوبرج بنسی راجہ کا۔ مہاراجہ اندر پوجا پر بیٹھے تھے اور اوسیوقت راون نے آکر شور غوغا کیا مہاراجہ کچھہ نہ بولے جب اصرار کیا کہا کہ تو برہمن ہے تیرے اوپر ہاتھہ نہ مارونگا تب راون نے تلوار سے سر کاٹ ڈالا اوسوقت کہا کہ اچھا اب تو اپنے دہرم سے باہر ہے ہماری خاندان مین ایک راجہ ہوگا جو تجھکو مع تیرے خاندان کے مٹا دیوےگا اوسکا اثر جیسا ہوا ظاہر ہے۔

باب سی و پنجم صفت توکل مین

توکل کے معنے ہین پرمیشر کو حاضر جانکر سب کام پرمیشر پر چھوڑ دے ذکر مہاراجہ امبریکھہ سوبرج بنسی راجہ کا۔ مہاراجہ امبریکھہ جب ساتو دیپ کی سلطنت پر تخت نشین ہوے تمام کام سلطنت کا پرمیشر پر چھوڑ کر ہمیشہ پرمیشر کی پوجا کرتے تھے اوسکے واسطے پرمیشر نے سودرسن چکر کو تعینات کیا تھا کہ یہہ مہاراجہ سب کام ہمارے اوپر چھوڑے ہین خود نہین کرتے ہین اوسکی نگرانی تم کرتے رہو اور جو دشمن مہاراجہ کا ہو اوسکو مارو جسوقت دورباسا رکھی نے سراپ دیا اوسوقت بھی زبان نہ ہلائی کہ پرمیشر جو چاہین کرین مجھہ سے واسطہ نہین ہے تب سودرسن چکر نے خود اوسکا تدارک کیا۔

باب سی و ششم صفت اعتبار مین

اعتبار کے معنے ہین اپنے گورو اور بید پوران کی بات کو سچ مانکر عمل کرے۔
ذکر مہاراجہ باندہاتا سوبرج بنسی راجہ کا۔ مہاراجہ باندہاتا کیوقت مین بارہ دن سب لوگ تو ماں کی جیت کا ایجھ دہیا جی

مین آیا اور مہاراجہ سے لڑائی کیواسطے چھیڑ چھاڑ کی اوس پر کہ اگرچہ مہاراجہ نے راون سے لڑائی شروع کی
اور ایسی سخت آویزش مین پھنسا یا تھا کہ راون زندہ نہ بچتا اوسوقت برمہاجی آئے اور کہا کہ مہاراجہ
مانند ہاتہم نے بید مین لکھا ہے کہ راون تمہارے ہاتھہ سے نہ مرے اوسکا خیال کرو اتنا سنتی ہی
مہاراجہ نے راون کو چھوڑ دیا کہ بید کے برخلاف کام میرے خاندان مین نہین ہوتا ہے
مین ہرگز نکرونگا۔

باب سی و ہشتم صفت ناموری مین

ناموری کے معنے ہین حیات مین ہر جگہہ مشہور اور بعد مرگ یادگار زمانہ رہے۔
ذکر مہاراجہ پرتھو پر بیرت کے خاندان والے کا۔ مہاراجہ پرتھو جب سے تخت نشین ہوئے انھون نے
تمام عمر اپنی زمین کی آبادی اور رعایا کی خوشی مین بسر کی اور زمین اسقدر آباد اور خوش انکے وقت مین
ہوئی کہ اپنا نام جو میدنی تھا بدل ڈالا اور کہا کہ مجھکو پرتھوی نام رکھنے مین خوشی اور فخر ہے کہ جسکی
وجہ سے آباد ہوئی اور آئندہ آباد ہونے کی امید ہے یعنے جو راجہ ہونگا کہ اسوجہ سے میدنی نے
اپنا نام پرتھوی کیا ہے وہ بھی مجھکو یاد رکھے گا — ذکر مہاراجہ بھرتھ پر بیرت کے خاندان
والے کا۔ مہاراجہ بھرتھ جب تخت نشین ہوے انھون نے اپنے بندوبست سے دنیا کو ایسا آباد
کیا کہ اس کھنڈ نے اپنا نام تبدیل کر ڈالا یعنے اجنابھ کھنڈ سے بھرتھ کھنڈ کہلایا اس وجہ سے کہ
مہاراجہ بھرتھ نے مجھکو آباد کیا ہے میری عزت یہی ہے کہ اسکے نام پر میرا نام ہو جاوے اور کروڑہا
برس گذر گئے کہ وہی نام یادگار رہے۔

باب سی و ہشتم صفت عزت داری مین

عزت داری کے معنے ہین خصائل حمیدہ و افعال پسندیدہ سے ہر شخص کے جی مین عزت قایم رکھے
ذکر مہاراجہ پوربجی سورج بنسی راجہ کا۔ مہاراجہ پوربجی اجودھیا کے مہاراج ایسے آبرودار
ہوے کہ دیوتاؤن کا بادشاہ اندر اپنے اوپر سوار کر کے اندر لوک ہین لے گیا جسکی وجہ سے
مہاراجہ کا نام اندر باہو ہوگیا۔

باب سی و نہم صفت خوش خلقی مین

خوش خلقی کے معنے ہین ہر قسم کا زور اور حشمت یا تکبر سے دور رہے اور ہر کسی سے محبت پیش آکر تسخیر خلق کرے

ذکر مہاراجہ امبر یکھیہ سورج بنسی راجہ کا — مہاراجہ امبر یکھیہ ایسے با اخلاق ہوگئے کہ انکے عہد سلطنت مین انکو چھوڑ کر کسیکو سورگ جانے کی خواہش نہین تھی اور مہاراجہ کی وجہ سے نفاق باہمی جو پیدا ایشی عادت ہنود یجات کی ہے سب نے چھوڑ دیا نے حسد ورنج اتفاق کر بسر کرتے تھے۔

باب چہلم صفت مہمان نوازی مین

مہمان نوازی کے معنے ہین اپنے پاس آنیوالے کی پرورش جہان وہان سے پہنچے

ذکر مہاراجہ شیو چندر بنسی راجہ کا — مہاراجہ شیو نے اپنے عہد سلطنت مین ہرجگہہ اشتہار جاری کیا تھا کہ جو کوئی ہمارے پاس آ کر ہم سے مانگیگا ہم اوسکو ضرور دیوینگے اور کسی سائل کو محروم نہین لوٹاتے تھے ایکمرتبہ دیوتاؤن کے بادشاہ اندر نے امتحان کیواسطے اگن دیوتا کو کبوتر بنایا اور آپ باز بن کر پیچھے دوڑے یہانتک کہ کبوتر مہاراجہ شیو کے پاس بے تاب ہوکر گرپڑا اور باز بھی پہونچکر قریب بیٹھا مہاراجہ نے کبوتر کو باز سے بچا لیا دیکھکر اوٹھالیا باز نے کہا کہ مہاراجہ تمہارا نام شیو ہے جنھون نے دیس دیس مین اشتہار جاری کیا ہے تم کو سب لوگ دھرماتما کہتے ہین اور ہر ایک کا کام پورا کردینا دہرم ہے آپ میرے شکار کو چھوڑ کر میرا کام پورا کیجئے مہاراجہ نے کہا کہ یہہ کبوتر میرے پاس تیرے ڈر سے بھاگ کر چھپا ہے کہ مجھین میرا جان بچے اب مین اسکو نہین دے سکتا ہون اسواسطے کہ جو کوئی کسی دشمن کا خوف کہا کر اپنے پیچھے چھپے اسکا بچا لینا دہرم ہے اور اوسکا پھنسا دینا ادہرم ہے۔ باز نے کہا کہ مہاراج سب جاندار اپنی اپنی غذا سے زندہ رہتے ہین اور بدون غذا کوئی زندہ نہین رہتا ہے اور آپ اچھے بید پوران کے جیسے ہو اسمین پرماتما نے باز کی غذا کبوتر لکھی ہے اور کسیکی روزی مین خلل ڈالنے کو بڑا ادہرم لکھا ہے اور مین تو جب ایک کبوتر کو مارونگا تب دس متعلق میرے زندہ رہینگے اور دس کی روزی مین خلل ڈالنے کا ادہرم کون تھام سکیگا اور ایک چیز کے نقصان سے دس چیز کا فائدہ ہونا ادہرم نہین ہے اور دس جاندار مارکر اور ایک کبوتر کو بچا کر دہرم نہین ہوا اور سوا اسکے دہرم اپنے ہر دہرم سے پیدا کیا جاتا ہے کبوتر باز کے آسرے پر نہین رکھیا اور جگ اور دان وغیرہ کرنا منع ہین جو کبوتر کو پکڑ کر دہرماتما بنایا چاہتے ہو مہاراجہ نے کہا کہ تیری غذا کبوتر ڈالی صحیح ہے اور دس متعلق تیرے بھی اسی کبوتر کے آسرا شدہ ہونگے مگر لکھا ہے کہ جتنے ادہرم کر کے دان برتھیا وغیرہ کرنے مین

وہ سب تیرے گرفت سے دور ہو جاتی ہین اور جو کوئی اپنے پاس کے آنیوالے کو خوف سے مطمئن نہین کرتا ہے
اور عمداً اوسکو ہلاکت مین پھنسا دیتا ہے اوس دہرم سے نجات کی تدبیر کوئی نہین ہے تو سمجھنا چاہئے
کہ ایک کبوتر کے چھوڑنے سے کروڑون برہمہتیا سے زیادہ ناممکن تدبیر گناہ گا دہرم لینا کون مناسب ہے
وشش گیارہ ہتیا سے تو ہر طرح کی تدبیر کر کے بچ سکتا ہون اور دان دینا جب کہ تیرتھون پر جاتا ہے
پڑھنا جتنے دہرم ہین یہ سب اس دہرم کے سولھوین حصہ کو نہین پہونچتے ہین اس باعث سے یہ دہرم کرنا چاہئے
اور اوسکے ہوتے دونا کرنا چاہئے اور تجھکو غذا سے مطلب ہی اور میرے یہان گوشت موجود ہے اوسکو لیکر اپنا پیٹ
بھر لے مین اپنے پاس سے کسیکو محروم نہین لوٹاتا ہون تو بھی آسودہ ہوکر اور گوشت لیکر پھر جا باز بولا کہ ہمارے
باز کی غذا کبوتر مہاجی نے لکھی ہے اور کوئی گوشت کو نہین لکھا اور تو وہ چیز مجھکو بتاتا ہے جسکے دینے مین
تجھکو کوئی مشکل نہین ہے وہ مین منظور نہین کر سکتا ہون اور تجھکو ایسے آسان کام کرنے مین کونسا دہرم ہے
مہاراجہ نے کہا کہ اچھا اس کبوتر کے سوائے جس چیز کے دینے سے تیری سمجھہ مین مجھکو دقت اور تکلیف معلوم ہو
وہ مجھہ سے مانگ مین اوسکے عوض مین ضرور دیونگا باز بولا کہ مجھکو دیویگا یا اسیطرح تقریر کر کے لوٹا دیویگا
مہاراجہ نے کہا کہ نہین لوٹاؤنگا میری راج وغیرہ جو مانگے گا دیدیونگا باز نے کہا کہ کبوتر کے برابر اپنے جسم کا
گوشت کاٹ دے مہاراجہ نے خوش ہوکر کہا کہ بہت اچھا ہے تو نے مجھہ سے کچھہ مانگا نہین ہے بلکہ ایسا دیا
کہ جس سے مین تیرا احسان مند ہوا اس جسم کو لکھا ہے کہ حیات مین اگر کسیکے کام نہ آوے تو اسمین دم لینا
نہ چاہئے کیونکہ حیات ہی تک سب کے کام کرنے لایق ہے اور بعد حیات کسیکے کام کا نہین ہے
اور ترازو کی ایک پلہ پر کبوتر کو بٹھال کے مہاراجہ نے اپنا گوشت جسم کا کاٹنا اور دوسرے پر چڑہانا شروع
کیا وہ کبوتر ہر مرتبہ گوشت سے زیادہ گرانہوتا جاتا تھا تب مہاراجہ خود پلہ پر بیٹھہ گئے [تم]ام جسم میرا اوسکا
زنی ۱۲
اوسوقت اندر اور اگن دیوتا نے اپنی اصلی صورت موجود کی اور مہاراجہ کی مہمان نوازی کی بڑی تعریف
کر کے کہا کہ ہم نے صرف تمہاری صفت کا امتحان کیا تم نہایت سچے دہرماتما راجہ ہو اور دونو
سورگ لوک چلے گئے ۔

ذکر مہاراجہ مور دہج چندربنسی راجہ کا ۔ مہاراجہ مور دہج کا دستور تھا کہ اپنے پاس کے آنیوالے کو
خاطر خواہ چیز دیتے تھے ایکمرتبہ انکے امتحان کیواسطے ایک برہمن نے آکر سوال کیا کہ مجھکو جنگل مین ایک شیر نے
گھیر لیا تھا اور اس بات پر شرط کر کے چھوڑا ہے کہ مہاراجہ کا جسم آدہا آرہ سے چیر کر لے آؤ تو تجھکو چھوڑ دونگا

مگر جسم چیر دا نے مین راجہ رنجیدہ بالکل نہو وین اور ایکطرف مہارانی اور دوسری طرف مہاراجہ کا لڑکا
چیرنا ہوا اوسکے واسطے آپ کیا کہتے ہو ہوسکے تو پرمیشر کی راہ مین دیجیے مہاراجہ بہت خوش ہو کر کہا
کہ اچھی بیچیا اور اپنی رانی اور لڑکے کو بولا یا رانی نے برہمن سے کہا کہ عورت مرد کا جسم ایک ہی اور آدہا
جسم مرد ہے اور آدہا جسم عورت ہی مجھکو لے چلیے اور شیر کو دیجیے برہمن نے کہا کہ شیر کی شرط ہے
کہ داہنی طرف کا جسم چاہیے تو بائین طرف کا جسم ہے تب لڑکا بولا کہ دہرم شاستر مین لکھا ہی کہ
لڑکا اور باپ ایک ہین غیر نہین ہین وہی باپ ہے کہ دوسرا جسم لڑکے کا اختیار کرلیتا ہی اسواسطے تو
مجھکو شیر کے واسطے لے چل برہمن نے کہا کہ شیر کی شرط ہے کہ آرہ سے لڑکا اور رانی راجہ کا جسم چیر دیوین
اوسوقت مہاراجہ کے سر پر آرہ چلنے لگا جب سر کو چیر کر چہاتی پر آرہ پہونچا تب مہاراجہ کی بائین آنکھ سے
ایک آنسو نکل آیا اسکو دیکھ کر برہمن نے کہا کہ بس کرو اب یہ جسم میرے کام کا نہین ہے مہاراجہ نے کہا
کہ پنڈت جی کیا آپ جانتے ہو کہ راجہ رنج کرتا ہی جس سے انکار کرتے ہو مین ایسے کام
مین رنج ماننے والا نہین ہون برہمن بولا کہ اگر رنج نہین ہوا تو آنسو کیون آیا مہاراجہ نے کہا کہ
یہ جسم بائین طرف والا کہتا ہے کہ ہم دونونکا وجود ایک شی سے ایک ساتھ ہوا اور آج تک ہم دونو
ہر ایک رنج وراحت مین شریک بلکہ ایک رہے اور آج ایسا اتفاق ہے کہ آدہا پرمیشر کی راہ مین کام آتا ہی
اور ہم بے کام پڑے رہ جاوینگے اسکا رنج اسکو ہی مجھ سے واسطہ نہین اور مجھ سے واسطہ ہوتا
تو دونو آنکھ سے آنسو نکلتا کیون ایک آنکھ سے رونا نہین ہوتا ہی تب برہمن خوش ہوا اور
کہا کہ شیر کہین نہین ہے ہم صرف تیرے امتحان کیواسطے آئے تھی تو سچا دہرماتما ہے اور آرہ
اپنے ہاتھ سے نکال کر مہاراجہ کے سر پر ہاتھ رکھا اوس سے سر بدستور ہوگیا مہاراجہ اپنا
کام کرنے لگے اور برہمن چل دیے۔

خاتمۃ التالیف

سمت ۱۹۴۲ مین یہہ پوستک سری مہاراج پنڈت رام چرن جیصاحب ساکن گنیش پور برام گھاٹ کی عنایت سے
سر انجام کو پہونچی سری پرمیشر سے امید ہے کہ دیکھنے سننے والون کو خوشی ملے اور نام اسکا
مجموعہ صفات السانی ہے اور نام اس تابعدار کا لال جی خلف نونده رای ابن بہولال ہے